اَلحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

”غیبت وغیرہ کی تباہ کاریاں“

(01): ”غیبت کی تباہ کاریاں ایک نظر میں“

بَہُت سارے پرہیزگار نظر آنے والے لوگ بھی بِلا تکلُّف غیبت سنتے، سناتے، مسکراتے اور تائید میں سر نظر آتے ہیں، چُونکہ غیبت بَہُت زیادہ عام ہے اِس لئے عُمُوماً کسی کی اِس طرف توجُّہ ہی نہیں ہوتی کہ ہلاتے غیبت کرنے والا نیک پرہیزگار نہیں بلکہ فاسِق و گنہگار اور عذابِ نار کا حقدار ہوتا ہے۔ قراٰن و حدیث اور اقوالِ بُزرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللّٰہُ الْمُبِین سے منتخب کردہ غیبت کی 20 تباہ کاریوں پر ایک سرسری نظر ڈالئے، شاید خائفین کے بدن میں جُھر جُھری کی لہر دوڑ جائے! جگر تھام کر مُلاحظہ فرمایئے: *غیبت ایمان کو کاٹ کر رکھ دیتی ہے *غیبت بُرے خاتمے کا سبب ہے *بکثرت غیبت کرنے والے کی دعا قبول نہیں ہوتی *غیبت سے نَماز روزے کی نورانِیَّت چلی جاتی ہے *غیبت سے نیکیاں برباد ہوتی ہیں *غیبت نیکیاں جلادیتی ہے *غیبت کرنے والا توبہ کر بھی لے تب بھی سب سے آخِر میں جنَّت میں داخِل ہوگا، اَلغَرَض غیبت گناہِ کبیرہ، قطعی حرام اور جہنَّم میں لے جانے والا کام ہے *غیبت زنا سے سخت تر ہے *مسلمان کی غیبت کرنے والا سُود سے بھی بڑے گناہ میں گرفتار ہے *غیبت کو اگر سمندر میں ڈال دیا جائے تو سارا سمندر بدبُودار ہو جائے *غیبت کرنے والے کو جہنَّم میں مُردار کھانا پڑے گا *غیبت مُردہ بھائی کا گوشت کھانے کے مُترادِف ہے *غیبت کرنے والا عذابِ قبر میں گرفتار ہوگا! *غیبت کرنے والا تانبے کے ناخنوں سے اپنے چہرے اور سینے کو بار بار چھیل رہا تھا *غیبت کرنے والے کو اُس کے پہلوؤں سے گوشت کاٹ کاٹ کر کِھلایا جارہا تھا *غیبت کرنے والا قیامت میں کُتّے کی شکل میں اٹھے گا *غیبت کرنے والا جہنَّم کا بندر ہوگا *غیبت کرنے والے کو دوزخ میں خود اپنا ہی گوشت کھانا پڑے گا *غیبت کرنے والا جہنَّم کے کھولتے ہوئے پانی اور آگ کے درمیان موت مانگتا دوڑ رہا ہوگا اور اس سے جہنَّمی بھی بیزار ہوں گے *غیبت کرنے والا سب سے پہلے جہنَّم میں جائے گا۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی علٰی محمَّد

www.farzuloom.net

تُوبُوا اِلَی اللہ!   اَسۡتَغۡفِرُاللہ

صَلُّوا عَلَی الۡحَبِیۡب !   صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(غیبت کی تباہ کاریاں ص ۲۶،۲۷)

----

(02): ”عورتوں میں کی جانے والی غیبت“

افسوس صد کروڑ افسوس جب یہ مل کر بیٹھتی ہیں تو عُموماً غیر موجود اسلامی بہن کی خیر نہیں رہتی، ان کی آپس میں غیبت کی 23 مِثالیں کچھ اِس طرح ہیں: *وہ طلاقن (یعنی طلاڑی) ہے *اُس کی سوا گز کی زبان ہے *اپنے میاں کو کبھی سُکھ کا سانس نہیں لینے دیا *اپنے میاں کے سامنے بَہُت زبان چلاتی ہے *ہاں بھئی! پھر میاں کے ہاتھوں پِٹتی بھی ہے *جی! جی! پھر بھی اِس کی ناک کہاں ہے *لگتا ہے طلاق لے گی تب سیدھی بیٹھے گی *اُس نے اپنی بہو کے ناک میں دم کر رکھا ہے *بہو سے نوکرانی کی طرح کام کرواتی ہے *ارے بھئی! بہو کو اپنے ہاتھ سے مارتی ہے *بہو کو روٹی کہاں دیتی ہے! *بہو بے چاری بیمار ہے تب بھی آرام نہیں کرنے دیتی *پڑوسنوں سے لڑتی رہتی ہے *چڑچڑی بَہُت ہے *میاں کے ہاتھ میں دو پیسے آگئے ہیں تو مزاج آسمان پر پہنچ گیا ہے *بچّوں پر چیختی بَہُت ہے *ایسی کنجوس ہے کہ چمڑی جائے مگر دمڑی نہ جائے *خالی غریب بنتی ہے کافی سونا دبا رکھا ہے *بچّی بَہُت شریف ہے مگر اِس کی ماں کی وجہ سے بے چاری کی منگنی ٹوٹی ہے *عمر کافی ہو گئی ہے مگر اِس کو کہاں کوئی لیتا ہے *بیٹی جوان ہو گئی ہے مگر گھر میں نہیں بٹھاتی *دو دو بیٹیوں کی شادی کی مگر پڑوس میں کسی کو جھوٹے منہ بھی دعوت نہ دی *وہ تو سُسرال میں جھگڑ کر میکے آبیٹھی ہے۔

(غیبت کی تباہ کاریاں ص ۴۲)

----

(03): ”نابالغ کی غیبت“

جس طرح بچّے کے ساتھ جھوٹ بولنے کی اجازت نہیں اِسی طرح اُس کی غیبت کی بھی مُمانَعَت ہے۔ خواہ ایک ہی دن کا بچّہ ہو، بِلا مَصلَحتِ شَرعی اُس کی بھی بُرائی بیان نہ کی جائے۔ ماں باپ اور گھر کے دیگر افراد کیلئے لمحہ

www.farzuloom.net

فکر یہ ہے ان کو چاہئے کہ بِلاضَرورت اپنے بچّوں کو پیچھے سے (اور منہ پر بھی) ضِدّی، شرارتی، ماں باپ کا نافرمان وغیرہ نہ کہا کریں۔

کس بچّے کی غیبت جائز ہے اور کس کی ناجائز؟

حضرتِ علامہ عبدالحیی لکھنوی علیہ رَحمۃُاللہِ القوی فرماتے ہیں: حضرتِ علامہ سیِّدُنا ابنِ عابِدین شامی قُدِّسَ سِرُّہُ السّامی نے امامِ ابنِ حَجَر علیہ رَحمۃُاللہِ الاکبر سے نَقل کیا ہے: ''جس طرح بالغ کی غیبت حرام ہے اُسی طرح نابالغ اور مَجنون (یعنی پاگل) کی غیبت بھی حرام ہے۔'' (رَدُّالمُحتار ج۹ص۶۷۶) لیکن راقِمُ الحُرُوف (یعنی مولیٰنا عبدالحیی صاحِب) کے نزدیک تفصیل بہتر ہے: (1) ایسا نابالغ بچّہ جو **فِی الْجُملہ** (یعنی تھوڑی بَہُت) سمجھ رکھتا ہو کہ اپنی تعریف پر خوش اور اپنی بُرائی سے ناخوش ہوتا ہو جیسا کہ مَعتُوہ (یعنی آدھا پاگل بھی اپنی تعریف اور مذمّت کی سمجھ رکھتا ہے) تو ایسے نابالغ (بچّے) کی غیبت جائز نہیں اِسی طرح نیم پاگل کی بھی ناجائز ہے (2) ایسے نا سمجھ بچّے (مَثَلاً دُودھ پیتے بچّے) اور پاگل کی بھی غیبت جائز نہیں جن کا کوئی والی وارِث ہے، بے شک وہ بچّہ یا پاگل اپنی تعریف یا بُرائی سمجھنے کی تمیز نہیں رکھتا تاہم ان کے عیب بیان کرنے سے ان کے ماں باپ وغیرہ کو بُرا لگے گا (3) ایسا لاوارِث بچّہ یا لاوارث پاگل جو اپنی تعریف و غیبت سے خوش اور ناخوش ہونے کی صلاحیّت نہیں رکھتا اُس کی غیبت جائز ہے مگر زبان کو ایسوں کی غیبت سے بھی روکنا ہی بہتر ہے (کیوں کہ بعض فُقہائے کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السّلام نے مُطلَقاً یعنی ایک دن کے بچّے اور مکمّل پاگل کی غیبت کو بھی حرام قرار دیا ہے) (ماخوذ از: غیبت کیا ہے ص ۲۰،۲۱)

چھوٹے بچّے کی غیبت کی 17 مثالیں

بَہَر حال پاگل ہو یا سمجھدار، بالغ ہو یا نابالغ، بوڑھا ہو یا دودھ پیتا بچّہ ہر ایک کی غیبت سے بچنا چاہئے، بچّوں کی غیبتوں کی بے شمار مثالیں ہو سکتی ہیں، کیوں کہ ان کی غیبت کے گناہ ہونے کی طرف بَہُت کم لوگوں کی توجّہ ہے، جو مُنہ میں آیا بولدیا جاتا ہے۔ یہاں نُمونتاً صرف 17 مثالیں پیش کی جاتی ہیں جو کئی صورتوں میں غیبت میں داخِل ہو سکتی ہیں: *بستر گندا کر دیتا ہے *اتنا بڑا ہو گیا مگر تمیز نہیں آئی *اِس کو جھوٹ کی عادت پڑ

گئی ہے* چھوٹی بہن کو نوچتا ہے* چھوٹے مُنّے کو گود میں لو تو بڑا مُنّا حسد کرتا ہے* دونوں مُنّے ایک دوسرے کی چُغلیاں کھاتے رہتے ہیں* چھوٹا پڑھائی میں بَہُت ذِہین ہے مگر بڑا 8 سال کا ہوا ابھی تک کُند ذِہن ہے* ماں کو بَہُت تنگ کرتا ہے* مُنّی رات کو بَہُت چیختی ہے نہ سوتی ہے نہ کسی کو سونے دیتی ہے* مُنّے نے غصّے میں لات مار کر پانی کا کولر اُلَٹ دیا* بَہُت چِڑچِڑا ہو گیا ہے* بات بات پر روٹھ جاتا ہے* روزانہ کھانے کے وقت جھگڑتا ہے* پڑھنے میں کمزور ہے* بڑی بچّی نے چھوٹی والی کو بال کھینچ کر گرا دیا* بس لڑتا ہی رہتا ہے* صبح اٹھا اٹھا کر تھک جاتے ہیں مگر جواب نہیں دیتا وغیرہ۔

بچّوں کو غیبت مت کرنے دیجئے

عُموماً بچّے اپنے چھوٹے بہن بھائیوں اور دیگر گھر والوں کی اپنی تُتلی زبان میں یا اشاروں سے غیبتیں کرتے رہتے ہیں اور گھر والے ہنس ہنس کر داد دیتے ہیں، کبھی کسی کو لنگڑاتا دیکھ لیتے ہیں تو خود بھی اِس کی نَقل اُتارتے ہوئے لنگڑا کر چلتے ہیں اور گھر والوں سے داد وُصول کرتے ہیں حالانکہ کسی مُعَیَّن و معلوم مَعذور کی اِس طرح کی نَقّالی بھی غیبت ہے۔ باپ جب کام کاج سے شام کو لوٹتا ہے تو عام طور پر بچّہ یا بچّی دن بھر کی ''کار کردَگی'' سناتے ہیں، اِس سے لطف تو بَہُت آتا ہے مگر اُس کار کردگی میں غیبتوں کی بھی اچّھی خاصی بھر مار ہوتی ہے! بچّوں کو تو گناہ نہیں ہوتا مگر اولاد کی صحیح تربیّت کرنا چونکہ والِدَین کی ذمّے داری ہے اور یوں بچّوں کی زبانی غیبتیں سننے سے اولاد کی غلط تربیت ہوتی ہے لہٰذا اولاد کی غَلَط تربیّت کا وَبال ماں باپ کے سر آجاتا ہے، یقیناً بچّوں کے غیبت کرنے پر ہنس پڑنے سے اُن کی حوصلہ افزائی ہوتی ہے اور وہ گویا اِس طرح غیبت کی تربیّت حاصِل کرتے رہتے اور بے چارے بالغ ہونے کے بعد اکثر غیبت کے گناہ میں پکّے ہو چکے ہوتے ہیں۔ لہٰذا جب بھی بچّہ غیبت کرے، چُغلی کھائے یا جھوٹ بولے تو اُس کی تُتلی زَبان سے محظوظ یعنی لُطف اندوز ہوتے ہوئے شیطان کے بہکاوے میں آکر ہنسا مت کیجئے، ایسے موقع پر ایک دم سنجیدہ ہو جایئے اُس بات پر اُس کی حوصلہ شکنی کیجئے اور مناسِب انداز میں اُس کو سمجھایئے، جب بار بار اُس کو سمجھاتے رہیں گے اور اس کو گھر کا کوئی بھی فرد غیبت وغیرہ پر اُسے داد نہیں دیگا تو اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ خود بھی غیبت وغیرہ سننے کی

www.farzuloom.net

آفتوں گناہوں سے بچے رہیں گے اور مُنّا بھی بڑا ہو کر اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ نیک بندہ بنے گا اور غیبت وغیرہ سے نفرت رکھے گا۔

بچّوں کی فریاد رسی کیجئے

ہاں اگر مُنّا محض بولنے کی خاطر نہیں بول رہا بلکہ آپ سے فریاد کر کے انصاف طلب کر رہا ہے تو بے شک اُس کی فریاد سنئے اور امداد کیجئے۔ مثلاً مُنّا کہنے لگا کہ مُنّی نے میرا کھلونا چھین کر کہیں چُھپا دیا ہے تو یہ غیبت نہیں، کیوں کہ مُنّا ماں باپ سے فریاد نہیں کریگا تو کس سے کریگا! لہٰذا آپ مُنّی سے اُس کا کھلونا دلا دیجئے۔ اب اگر کھلونا مل جانے کے بعد مُنّا اِسی بات کو مُنّی کی غیر موجودگی میں مثلاً اپنی امّی سے ذِکر کرتا ہے کہ ''مُنّی نے میرا کھلونا چھین کر چُھپا دیا تھا تو ابّو نے مُنّی کو ڈانٹ پلائی اور مجھے میرا کھلونا واپس دلایا'' تو یہ بہر حال غیبت ہے اگرچِہ بچوں کو اس کا گناہ نہ ہو۔ عُموماً بچّے جن لوگوں سے مانوس ہوتے ہیں ان کو فریاد کرتے رہتے ہیں تو اگر کسی سے مذکورہ مثال کی مانند فریاد کی اور وہ فریاد رسی یعنی امداد نہیں کر سکتا۔ تو اب غیبت پر مبنی فریاد نہ سنے بلکہ حتَّی الاِمکان اچھے انداز میں بچّے کو ٹال دے۔

بچّوں سے صادِر ہونے والی غیبت کی 22 مثالیں

* میرا کِھلونا توڑ دیا ہے * میری ٹافی چِھین کر کھالی * میری آئسکریم گرادی * مجھے پیچھے سے ''ہاؤ'' کر کے ڈرا دیتا ہے، شریر کہیں کا * مجھ پر بلّی کا بچّہ ڈالدیا * مجھے ''گندا بچّہ'' کہہ کر چڑاتا ہے * میری نوٹ بُک پھاڑ دی * مجھے دھکّا دے کر گرادیا * میرے کپڑے گندے کر دیئے * اپنی بابا سائیکل میرے پاؤں پر چڑھادی * اپنے کپڑے گندے کر دیتا ہے * وہ گندا بچّہ ہے * امّی کے پاس میری چُغلیاں لگاتا ہے * جھوٹ بول کر استاد سے مجھے مار کھلائی تھی * امّی مدرَسے کا بولتی ہے تو روتا ہے * مُنّی امّی کو مارتی ہے * اُستاد نے اُس کو کل ''مُرغا'' بنایا تھا * اتنا بڑا ہو گیا مگر نِپّل چُوستا ہے * ہر وقت اُس کی ناک بہتی رہتی ہے * روز روز پنسل گُما دیتا ہے * اُس دن ابّو کی جیب سے پیسے چُرا لئے تھے * اُس دن امّی نے اُس کی خوب پٹائی لگائی تھی۔

بچّوں کو جھوٹے بہلاوے مت دیجئے

www.farzuloom.net

دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 312 صَفحات پر مشتمل کتاب، ''بہارِ شریعت''حصّہ 16 صَفْحَہ 159تا160پر ہے: ابوداو،د وبَیہقی نے عبداللہ بن عامِر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی، کہتے ہیں: رسولُ اللہ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وسلّم ہمارے مکان میں تشریف فرماتھے۔ میری ماں نے مجھے بلایا کہ آؤ تمہیں دوں گی۔ حُضُور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) نے فرمایا: کیا چیز دینے کاارادہ ہے؟ انھوں نے کہا، کھجور دوں گی۔ ارشاد فرمایا: ''اگر تو کچھ نہیں دیتی تو یہ تیرے ذِمّے جھوٹ لکھا جاتا۔''(سُنَنِ ابوداو،د ج۴ص ۳۸۷ حدیث ۴۹۹۱)

دیکھا آپ نے! بچوں کے ساتھ بھی جھوٹ بولنے کی اجازت نہیں، افسوس! آج کل بچّوں کو بہلانے کیلئے اکثر لوگ جھوٹ موٹ اس طرح کہہ دیا کرتے ہیں کہ تمہارے لئے کھلونے لائیں گے، ہوائی جہاز لا کر دیں گے وغیرہ۔ اِسی طرح ڈرانے کیلئے اکثر مائیں بھی جھوٹ بولدیا کرتی ہیں کہ وہ بلّی آئی، کُتّا آیا وغیرہ۔ جن لوگوں نے ایسا کیا اُن کو چاہئے کہ سچّی توبہ کریں۔ (غیبت کی تباہ کاریاں ص ۵۲ تا ۵۶)

---

(04): ”غیبت سے رکنا اور علماء پر اعتراض نہ کرنا“

غیبت سے روکنے کے چار فضائل

مسلمان کی غیبت کرنے والے کو روکنے کی قدرت ہونے کی صورت میں روک دینا واجِب ہے، روکنا ثواب عظیم اور نہ روکنا باعِثِ عذابِ الیم (یعنی دردناک عذاب کا باعث) ہے اس ضِمن میں چار فَرامینِ مصطفےٰ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم مُلاحظہ فرمایئے:

(1) جس کے سامنے اس کے مسلمان بھائی کی غیبت کی جائے اور وہ اس کی مدد پر قادِر ہو اور مدد کرے، اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اس کی مدد کریگا اور اگر باوُجودِ قدرت اس کی مدد نہیں کی تو اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں اسے پکڑے گا۔ (مُصنّف عبدالرَّزّاق ج۱۰ص۱۸۸رقم ۲۰۴۲۶) (2) جو شخص اپنے بھائی کے گوشت سے اس کی غیبت (عدمِ موجودگی) میں روکے (یعنی مسلمان کی غیبت کی جارہی تھی اس نے روکا) تو اللہ عَزَّوَجَلَّ پر حق ہے کہ اُسے جہنّم سے آزاد کردے۔ (مِشْکاۃُ المَصابِیح ج۳ص۷۰ حدیث ۴۹۸۱) (3) جو مسلمان اپنے بھائی کی آبرو

www.farzuloom.net

سے روکے (یعنی کسی مسلم کی آبرو ریزی ہوتی تھی اس نے منع کیا) تو اللہ عَزَّوَجَلَّ پر حق ہے کہ قیامت کے دن اس کو جہنَّم کی آگ سے بچائے۔ اس کے بعد اس آیت کی تلاوت فرمائی:۔ وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا نَصْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۴۷﴾ (ترجَمۂ کنزالایمان: اور ہمارے ذمہ کرم پر ہے مسلمانوں کی مدد فرمانا۔ (پ۲۱ الروم: 47) (شرحُ السّنّۃ ج۶ ص۴۹۴ حدیث ۳۴۲۲) (4) جہاں مردِ مسلم کی ہَتکِ حُرمت (یعنی بے عزّتی) کی جاتی ہو اور اس کی آبرو ریزی کی جاتی ہو ایسی جگہ جس نے اُس کی مدد نہ کی (یعنی یہ خاموش سنتا رہا اور اُن کو منع نہ کیا) تو اللہ تعالیٰ اس کی مدد نہیں کرے گا جہاں اِسے پسند ہو کہ مدد کی جائے اور جو شخص مردِ مسلم کی مدد کرے گا ایسے موقع پر جہاں اُس کی ہتکِ حُرمت (یعنی بے عزّتی) اور آبرو ریزی کی جارہی ہو، اللہ تعالیٰ اُس کی مدد فرمائے گا ایسے موقع پر جہاں اسے محبوب (یعنی پسند) ہے کہ مدد کی جائے۔ (سُنَنِ ابوداو،د ج۴ ص۳۵۵ حدیث ۴۸۸۴)

غیبت کرنے والے کے سامنے تعریف

ہمارے اَسلاف رَحِمَہُمُ اللہُ تعالٰی کسی سے مسلمان کی غیبت سنتے تو اُسے فوراً ٹوکتے اور ان کا انداز بھی کتنا حسین ہوتا! چُنانچِہ حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن مبارک رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کی مجلس میں ایک شخص نے سیِّدُنا امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کی غیبت کی تو آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے ارشاد فرمایا: اے شخص! تُو امام کے عیب کیوں بیان کرتا ہے! اِن کی شان تو یہ تھی کہ پینتالیس سال تک ایک وُضو سے پانچوں وقت کی نماز ادا کرتے رہے۔ (اَلخَیراتُ الحِسان لِلْہَیتَمی ص۱۱۷، رَدُّالمُحتار ج۱ ص۱۵۰)

غیبت کرنے والے سے پیچھا چھڑانے کا طریقہ

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! ہمارے بُزُرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللہُ المبین کا گناہوں بھری غیبت سننے سے بچنے کا جذبہ مرحبا! کاش! صد کروڑ کاش! ہمارا یہ ذِہن بن جائے کہ جُوں ہی کسی مسلمان کا مَنفی (NEGATIVE) تذکرہ نکلے فوراً خبردار ہو جایئے اور غور کیجئے، اگر وہ تذکرہ غیبت پر مبنی یا غیبت کی طرف لے جانے والا ہو تو فوراً اس

www.farzuloom.net

سے باز آجائیے، اگر کوئی اور آدمی یہ گفتگو کرنے لگا ہو تو اُس کو مناسِب طریقے پر روک دیجئے، اگر وہ باز نہ آئے تو وہاں سے اُٹھ جائیے، اگر اُسے روکنا یا اپنا وہاں سے ہٹنا ممکن نہ ہو تو دل میں بُرا جانیئے، ترکیب سے بات بدل دیجئے اُس گفتگو میں دلچسپی مت لیجئے، مثلاً اِدھر اُدھر دیکھنے لگ جائیے، منہ پر بیزاری کے آثار لایئے، بار بار گھڑی دیکھ کر اُکتاہٹ کا اِظہار فرمائیے، ممکن ہو تو استنجا خانے کا کہہ کر ہی اٹھ جائیے اور پھر آپ کا کہا جھوٹ نہ ہو جائے اس لئے استنجا بھی کر لیجئے۔ ''غیبت گاہ'' میں حاضِر رہنے کے بجائے مجبوراً استنجا خانے میں وقت گزارنا بہُت مناسِب عمل ہے اِنْ شَاءَاللّٰہ عَزَّوَجَلّ اس پر بھی ثواب ملیگا۔

اَخلاق ہوں اچّھے مِرا کردار ہو ستھرا
محبوب کے صدقے میں مجھے نیک بنادے

غیبت کرنے والے کو اشارے سے نہیں زبان سے روکئے

حُجَّۃُ الْاِسلام حضرت سیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی علیہ رحمۃ اللہ الوالی کے فرمانِ والا شان کا خُلاصہ ہے: جہاں غیبت ہو رہی ہو اور یہ (مُرُوَّت میں نہیں بلکہ) ڈر کے سبب زبان سے روک نہیں سکتا تو دل میں بُرا جانے تو اب اِسے گناہ نہیں ہوگا، اگر وہاں سے اُٹھ کر جاسکتا ہے یا گفتگو کا رُخ بدل سکتا ہے مگر ایسا نہیں کرتا تو گنہگار ہے، اگر زبان سے کہہ بھی دیتا ہے کہ ''خاموش ہو جاؤ'' مگر دل سے سننا چاہتا ہے تو یہ مُنافقت ہے اور جب تک دل سے بُرا نہ جانے گناہ سے باہَر نہ ہوگا، فقط ہاتھ یا اپنے اَبرو یا پیشانی کے اِشارے سے چُپ کرانا کافی نہ ہوگا کیوں کہ یہ سُستی ہے اور غیبت جیسے گناہ کو معمولی سمجھنے کی علامت ہے، (اگر فساد کا اندیشہ نہ ہو تو) غیبت کرنے والے کو سختی سے واضح الفاظ میں روکے۔ (اِحیاءُ الْعُلوم ج ۳ ص ۱۸۰) تاجدارِ مدینہ منوّرہ، سلطانِ مکّہ مکرّمہ صلّی اللہ تعالٰی علیہ والہٖ وسلّم نے اِرشاد فرمایا: جس شخص کے پاس کسی مومن کو ذلیل کیا جارہا ہو اور وہ طاقت (رکھنے) کے باوُجود اس کی مدد نہ کرے اللہ تعالٰی قیامت کے دن لوگوں کے سامنے اسے رُسوا کریگا۔ (مُسندِ اِمام احمد ج ۵ ص ۴۱۲ حدیث ۱۵۹۸۵)

علماء کو عوام نہ ٹوکیں

www.farzuloom.net

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! غیبت سے روکنے والے کیلئے اتنی معلومات ہونا ضَروری ہے کہ وہ گناہوں بھری غیبت کی پہچان رکھتا ہو نیز روکتے وَقت اپنی بات کا وَزن دیکھنا بھی بَہُت ضَروری ہے کہیں ایسا نہ ہو کہ آپ کسی کو منع کریں اور کوئی فِتنہ کھڑا ہو جائے یہ بات بھی ذِہن میں رکھئے کہ بعض اوقات بالخصوص اہلِ علم حضرات کی کوئی بات سرسری طور پر سننے والے کو غیبت لگتی ہے مگر درحقیقت وہ گناہوں بھری غیبت نہیں ہوتی کیوں کہ غیبت کی جائز صورتیں بھی موجود ہیں، مُحاورہ ہے: خَطائے بُزُرگان گِرِفتَن خطا اَست یعنی ''بُزُرگوں پر اعتراض کرنا ان کی خطا پکڑنا خود خطا ہے۔'' للذا علمائے کرام کو عوام ہرگز نہ ٹوکیں اور ان کے لئے دل میں مَیل بھی نہ لائیں۔ہاں اگر آپ کو غیبت کے بارے میں معلومات ہوں اور وہ عالم صاحب واقعی صریح غیبت کر رہے ہوں تو وہاں سے اُٹھ جائیے، ممکن ہو تو بات کا رُخ بدل دیجئے اگر ہٹنا یا بات بدلنا اور کسی طرح سے غیبت سننے سے بچنا ممکن نہ ہو تو دل میں بُرا جانتے ہوئے حتَّی المقدور بے توجُّہی برتئے۔ اگر ''ہاں''میں سر ہلائیں گے یا دلچسپی اور تعجب کا اظہار کریں گے، تائید میں ''اچھا''جی، اوہو''وغیرہ آوازیں نکالیں گے تو گنہگار ہوں گے۔

عالم کو ٹوکنے کے متعلّق فرمانِ اعلیٰ حضرت

میرے آقا اعلیٰحضرت، اِمامِ اَہلسنّت، ولیٔ نعمت، عظیمُ البَرَکت، عظیمُ المَرْتَبت، پروانۂ شمعِ رِسالت، مُجدِّدِ دین وملّت، حامیٔ سنّت، ماحیٔ بدعت، عالِمِ شَرِیعَت، پیرِ طریقت، باعثِ خَیر و بَرَکت، حضرتِ علامہ مولیٰنا الحاج الحافِظ القاری شاہ امام اَحمد رضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن فتاوٰی رضویہ جلد 23 صَفْحَہ 708 پر لکھتے ہیں: علماء پر عوام کو (حقّ) اعتراض نہیں پہنچتا اور جو مشہور بمعرفت ہو اُس کا مُعامَلہ زیادہ نازُک ہے ہر عامی مسلمان کے لئے حکم ہے کہ اُس کے (یعنی اُس عام مسلمان کے بھی) ہر قول و فعل کے لئے ستّر (70) مَحمَلِ حَسَن (یعنی اچھے اِحتمالات اور جائز تاویلات) تلاش کرو، (ان عوام پر بھی بدگمانی مت کرو) نہ کہ عُلماء و مشائخ جن پر اعتِراض کا عوام کو کوئی حق (ہی حاصِل) نہیں! یہاں تک کہ کُتُبِ دِینیہ میں تَصریح (یعنی صاف لکھا) ہے اگر صَراحَۃً نَماز کا وَقت جارہا ہے اور عالِم نہیں اُٹھتا تو جاہل کا یہ کہنا گُستاخی ہے کہ ''نَماز کو چلئے''، وہ (یعنی عالم) اِس (یعنی غیرِ

www.farzuloom.net

عالم)کے لئے ہادِی (یعنی رہنما) بنایا گیا ہے نہ کہ یہ (جاہل) اُس (عالم) کے لئے۔ واللہ تعالیٰ اعلم (فتاوٰی رضویہ ج۲۳ص۷۰۸)

سنوں نہ فحش کلامی نہ غیبت و چغلی تری پسند کی باتیں فقط سنا یارب
کریں نہ تنگ خیالاتِ بد کبھی کر دے شُعُور و فکر کو پاکیزگی عطا یارب

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(غیبت کی تباہ کاریاں ص۲۱۳تا۲۱۶)

---

(05): ”کچھ کہونگا تو غیبت ہو جائے گی“

بند الفاظ میں غیبت

تعرِیض یعنی بند الفاظ میں بھی غیبت ہو سکتی ہے مثلاً کسی کی بُرائی کا تذکرہ ہوا تو کہا: اَلْحَمْدُلِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں ''ایسا'' نہیں ہوں، یہ غیبت ہے کیوں کہ یہ بھی بُرائی کرنے کا ہی ایک انداز ہے اس کا صاف مطلب یہی ہوا کہ وہ ''ایسا'' ہے۔

کچھ کہوں گا تو غیبت ہو جائیگی

کسی مسلمان کے بارے میں بات چلی تو کہا: ''چھوڑو یار! میں اس کو جانتا ہوں، اگر کچھ کہوں گا تو غیبت ہو جائے گی۔'' ایسا کہنے والا غیبت کر چکا کہ اُس نے اِس انداز میں اُس کی بُرائی کر ڈالی!

اسی طرح کی غیبت پر مبنی مزید 14 جملے * بس جی اللہ مُعاف کرے، اس کے بارے میں آپ کو کیا بتاؤں * بس بھائی کیا کہوں اُس کیلئے تو دعا ہی کی جا سکتی ہے * یار! اس کو سمجھانا اپنے بس کی بات نہیں، جب اِس کی سُوئی اٹکتی ہے تو پھر کسی کی نہیں سنتا * آج کل اس کی گھومی ہوئی ہے * بھئی! میں تو اِس سے باز آیا میری سنتا ہی کب ہے * جب مطلب ہوتا ہے تو ''ہاں جی ہاں جی'' کرتا ہے اس کے بعد لِفٹ بھی نہیں کراتا * اچھا اچھا

www.farzuloom.net

دروازے پر فُلاں کھڑا ہوا ہے اِس کا کوئی مطلب پڑا ہوگا* اُس سے جان چھڑانے کی بڑی کوشش کی مگر وہ تو بالکل ہی ''چِپک '' گیا تھا* میں نے تواُسے ٹالنے کی بہت کوشش کی مگر ٹس سے مس نہیں ہوا* یار ! وہ کہاں کسی کو گھاس ڈالتا ہے*اُف ! وہ مَنحوس کہاں آگیا ! *وہ تو نادان دوست نکلا*اس کا کام نہیں وہ تو ''سیدھا آدمی '' ہے (عُموماً''سیدھا آدمی'' کہہ کر بے وقوف یا نادان یا کم عَقل مراد لیتے ہیں) * کیسا میٹھا میٹھا بن رہا تھا !

عیب پوشی کیلئے جھوٹ جائزہونے کی ایک صورت

غیبت میں ایک بہُت بڑی آفت یہ بھی ہے کہ جب ''ایک فرد'' کی غیبت دوسرے کے سامنے کی جاتی ہے تو بعض اوقات وہ ''ایک فرد''دوسرے کی نظر سے گر جاتا ہے اور شریعت کو یہ قَطعاً نا گوار ہے کہ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کی نظروں میں ذلیل وخوار (DEGRADE) ہو حتّٰی کہ مسلمان کی عزّت بچانے کی نیّت سے بعض صورَت میں جھوٹ بولنے کی بھی اِجازت ہے کیونکہ مسلمان کی جان، مال اور عزت وآبرو کی حفاظت کی شریعت میں نہایت ہی اہمیت ہے۔ اس کی ایک مثال ملاحظہ فرمائیں چُنانچِہ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 312 صَفحات پر مشتمل کتاب، ''بہارِ شریعت''حصّہ 16 صَفْحَہ 161 پر ہے: '' کسی نے چھپ کر بے حیائی کا کام کیا ہے، اس سے دریافت کیا گیا کہ تو نے یہ کام کیا؟ وہ انکار کرسکتا ہے کیونکہ ایسے کام کو لوگوں کے سامنے ظاہر کردینا یہ دوسرا گناہ ہوگا۔ اسی طرح اگر اپنے مسلم بھائی کے بھید پر مُطّلع ہو تو اس کے بیان کرنے سے بھی انکار کرسکتا ہے۔'' (رَدُّالْمُحتار ج۹ ص۷۰۵)

شرف حج کا دیدے چلے قافِلہ پھر مِرا کاش ! سوئے حرم یاالٰہی
دکھادے مدینے کی گلیاں دکھادے دکھادے نبی کا حرم یاالٰہی

خود کوذِلّت پر پیش کرنا جائز نہیں

مسلمان کی عزّت کی بہُت اَھَمیّت ہے۔ خود اپنے ہاتھوں اپنی عزّت خراب کرنے کی بھی شرعاًمُمانعت ہے، لہٰذا ایسے مُلکی قوانین پر عمل کرنا شرعاً ضروری ہے جو کہ قرآن وسنّت سے نہ ٹکراتے ہوں اور ان پر عمل نہ کرنے

میں ذلّت و معصیّت کا خطرہ ہو۔ مثلاً ڈرائیونگ لائسنس کے بِغیر اسکوٹر، کار وغیرہ چلانے کی اجازت نہیں کیوں کہ چلائی اور پکڑا گیا تو بے عزّتی کے ساتھ ساتھ جھوٹ، رشوت اور وعدہ خِلافی وغیرہ گناہوں میں پڑنے کا قوی امکان موجود ہے لہٰذا کئی گناہوں اور جہنّم میں لے جانے والے کاموں سے بچنے کے لئے ڈرائیونگ لائسنس ہی بنوا لیا جائے اور گاڑی چلاتے وقت لازماً اپنے ساتھ رکھا جائے۔ میرے آقا اعلیٰ حضرت، اِمام اَہلسنّت، مولیٰنا شاہ امام اَحمد رضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن فتاوٰی رضویہ جلد 21 صَفْحَہ 183 پر فرماتے ہیں: محض بلا وجہِ شرعی بلکہ بر خلافِ وجہِ شرعی ایک گناہ پر اصرار کیلئے اپنے نفس کو سزا و ذلّت پر پیش کیا اور یہ بھی بحکمِ حدیث حرام ہے۔ جلد 29 صَفْحَہ 93، 94 پر فرماتے ہیں: حدیث میں ہے: جو شخص بِغیر کسی مجبوری کے اپنے آپ کو بخوشی ذلّت پر پیش کرے وہ ہم میں سے نہیں ہے۔ (اَلْمُعْجَمُ الْاَوْسَط لِلطَّبَرانی ج ۱ ص ۱۴۷ حدیث ۴۷۱) بَہَر حال اپنی عزّت کی حفاظت ضَروری ہے۔

مجھے نارِ دوزخ سے ڈر لگ رہا ہے ہو مجھ ناتُواں پر کرم یاالٰہی
سدا کیلئے ہو جا راضی خدایا ہمیشہ ہو لطف و کرم یاالٰہی

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد
تُوبُوا اِلَی اللہ! اَسْتَغْفِرُاللہ
صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(غیبت کی تباہ کاریاں ص ۲۳۳ تا ۲۳۵)

---

(06): "غیبت کی ۱۲ جائز صورتیں"

(1) بد مذہب کی بد عقیدگی کا بیان (2) جس کی بُرائی سے نقصان پہنچنے کا خَدشہ ہو تو دوسروں کو اُس سے بچانے کیلئے بقَدرِ ضَرورت صِرف اُسی بُرائی کا تذکرہ مثلاً جو تاجر دھوکے سے ملاوٹ والا مال بیچتا ہو اُس سے

www.farzuloom.net

مسلمانوں کو بچانے کیلئے اُس کے اُس ناقِص مال کی نشاندہی کرنا۔فرمانِ مصطَفٰے صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ہے: کیا فاجِر کے ذکر سے بچتے ہو اس کو لوگ کب پہچانیں گے ! فاجِر کا ذکر اس چیز کے ساتھ کرو جو اس میں ہے تاکہ لوگ اس سے بچیں۔ (اَلسّنَنُ الکُبریٰ ج۱۰ص ۳۵۴ حدیث ۲۰۹۱۴) (3) مَثَلاً کاروباری، شراکت داری یا شادی وغیرہ کیلئے مشورہ مانگنے پر جس کے بارے میں مشورہ مانگا گیا ہے اُس کے اگر ایسے عُیُوب معلوم ہیں جس سے نقصان پہنچ سکتا ہے تو ضَرورتاً صرف وُہی عُیُوب بتانا (4) قاضی (یا پولیس) سے انصاف کے حُصُول کیلئے فریاد کرتے وَقت کہ فُلاں نے چوری کی، ظلم کیا وغیرہ (5) جو اِصلاح کر سکتا ہو اُس سے صِرف اِصلاح کی نِیّت سے شکایت کی جا سکتی ہے مَثَلاً مُرید کی پیر سے، بیٹے کی باپ سے، بیوی کی شوہر سے، رعایا کی بادشاہ سے، شاگرد کی استاذ سے شکایت کی جا سکتی ہے (6) فتویٰ لینے کیلئے نام لیکر بُرائی بیان کر سکتا ہے مگر بہتر یہ ہے کہ مفتی سے بھی اشارۃً یعنی زید بکر میں دریافت کرے۔ (بہارِ شریعت حصّہ ۱۶ ص ۱۷۷۔۱۷۸ مُلَخَّصاً)

(7) پہچان کیلئے ضَرورتاً گونگا بہرا وغیرہ کہنا

کسی کے جِسمانی عَیب مَثَلاً اندھا، موٹا وغیرہ صِرف پہچان کیلئے کہنا جب کہ وہ اس علامت سے معروف (یعنی پہچانا جاتا) ہو اگر بِغیر عیب ظاہر کئے بھی پہچان ہو سکتی ہے تو بہتر یہ ہے کہ نام کے ساتھ عیب کا تذکِرہ نہ کرے۔ مَثَلاً زید موٹا ہے مگر نام مع ولدیت بتانے یا کسی اور علامت سے ترکیب بن سکتی ہے تو اب موٹا کہنے سے بچے۔چُنانچِہ ''رِیاضُ الصّالحین'' میں ہے: مَثَلاً کوئی شخص اَعرَج (لنگڑے) اَصَم (بہرے)، اَعْمیٰ (اندھے)، اَحوَل (بھینگے) کے لقب سے مشہور ہے تُو اس کی معرِفت و شناخت (یعنی پہچان) کے لیے ان اَوصاف وعلامات کے ساتھ ذِکر کرنا جائز ہے مگر تَنقیص (یعنی خامی بیان کرنے) کے ارادے سے ان اَوصاف کے ساتھ تذکرہ جائز نہیں۔اگر (خامی بھرے) لقب کے بِغیر پہچان ہو سکتی ہو تو بہتر یہ ہے کہ لقب بیان نہ کرے۔ (رِیاضُ الصّالحین لِلنَّوَوی ص ۴۰۴) دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 312 صَفحات پر مشتمل کتاب، ''بہارِ شریعت'' حصّہ 16 صَفْحَہ 178 پر ہے: بعض مرتبہ محض پہچاننے کے لیے کسی کو اندھا یا کانا یا ٹھگنا یا لمبا کہا جاتا ہے، یہ غیبت میں داخِل نہیں۔

www.farzuloom.net

جو کھلّم کھلّا بُرائی کرتا ہو اُس کی غیبت

(8) کُھلّم کُھلّا لوگوں سے مال چِھین لینے، علی الاعلان شراب پینے، داڑھی مُنڈانے یا ایک مٹّھی سے گھٹانے وغیرہ وغیرہ عَلانیہ گناہ کرنے والے کہ جن کو اِن گناہوں کے مُعاملے میں لوگوں سے حَیا نہ رہی ہو اُن کی صِرف اُن باتوں کا تذکرہ کرنا (9) ظالم حاکِم کے اُن مظالم کا بیان کرنا بھی جائز ہے جو کھلّم کُھلّا کرتا ہو، ہاں ظالم بھی جو بُرا عمل چُھپ کر کرتا ہو اُس کا بیان غیبت ہے۔ دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی اِدارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 312 صَفحات پر مشتمل کتاب، ''بہارِ شریعت'' حصّہ 16 صَفْحَہ 177 پر ہے: جو شخص علانیہ بُرا کام کرتا ہے اور اس کو اس کی کوئی پروا نہیں کہ لوگ اسے کیا کہیں گے، اس کی اس بُری حرکت کا بیان کرنا غیبت نہیں، مگر اس کی دوسری باتیں جو ظاہر نہیں ہیں ان کو ذکر کرنا غیبت میں داخِل ہے۔ حدیث میں ہے کہ۔ جس نے حیا کا حجاب اپنے چہرے سے ہٹا دیا، اس کی غیبت نہیں۔ (بہارِ شریعت) میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! حضرتِ علامہ سیّد مُرتضٰی زَبیدی علیہ رَحمۃُ اللہِ القوی فرماتے ہیں: یاد رہے! اس سے (یعنی علی الاعلان جُرم کرنے والے کے اُس جُرم کے تذکرے سے) صرف لوگوں کی خیر خواہی مقصود ہو، ہاں جس شخص نے اپنا غصّہ (یا بھڑاس) نکالنے یا اپنے نفس کا انتِقام لینے کے لیے فاسِقِ مُعلِن کی مذموم صِفات کو بیان کیا وہ گناہ گار ہے۔

(اِتحافُ السّادۃ للزّبیدی ج ۹ ص ۳۳۲)

(10) بطورِ افسوس کسی کی بُرائی بیان کرنا

کسی نے اپنے مسلمان بھائی کی بُرائی افسوس کے طور پر (بیان) کی کہ مجھے نہایت افسوس ہے کہ وہ ایسے کام کرتا ہے یہ غیبت نہیں، کیونکہ جس کی بُرائی کی اگر اسے خبر بھی ہو گئی تو اس صورت میں وہ بُرا نہ مانے گا، بُرا اُس وقت مانے گا جب اسے معلوم ہو کہ اس کہنے والے کا مقصود ہی بُرائی کرنا ہے، مگر یہ ضَرور ہے کہ اس چیز کا اظہار اس نے حسرت و افسوس ہی کی وجہ سے کیا ہو ورنہ یہ غیبت ہے بلکہ ایک قسم کا نِفاق اور رِیا اور اپنی مدح سَرائی (یعنی اپنے منہ اپنی تعریف) ہے، کیونکہ اس نے مسلمان بھائی کی بُرائی بیان کی اور ظاہر یہ کیا کہ بُرائی مقصود نہیں یہ نِفاق ہوا اور لوگوں پر یہ ظاہر کیا کہ یہ کام میں اپنے لئے اور دوسروں کے لئے بُرا جانتا ہوں یہ رِیا ہے اور چونکہ غیبت کو غیبت کے طور پر نہیں کیا، لہٰذا اپنے کو صُلَحا (نیک بندوں) میں سے ہونا بتایا یہ تزکیہ

www.farzuloom.net

نفس اور خود سِتائی (اپنے منہ اپنی تعریف) ہوئی۔ (بہارِ شریعت حصّہ ۱۶ ص ۱۷۶، دُرِّ مختار، رَدُّ المُحتار ج۹ ص ۶۷۳)
اِس جُزیئے کا یہ مَدَنی پھول قابلِ غور ہے کہ بیان کرنے میں اظہارِ افسوس کا انداز ایسا ہو کہ جس کی غیبت کی گئی اُس کو پتا چل بھی جائے تو وہ یہ سمجھے کہ یہ بے چارہ میری کوتاہی کی وجہ سے غمزدہ ہوا، اِس لئے اِس نے محض افسوس کے طور پر یہ بات کی ہے میری بُرائی کرنا مقصود نہیں۔ بہُت سوچ سمجھ کر زبان کھولنے کی ضَرورت ہے، محض زبردستی کے افسوس کی کیفیت پیدا کر لینا کافی نہیں۔ آہ! غیبت کا عذاب سہانہ جاسکے گا!

بطورِ افسوس غیبت کرنے سے بچنے ہی میں عافیت ہے

حقیقت یِہی ہے کہ غیبت جائز ہونے کی افسوس والی صورت میں غیبت کے گناہ میں جا پڑنے کا خطرہ بہُت زیادہ ہے کہ عام آدمی کیلئے '' حقیقی افسوس '' اور '' اصل غیبت '' میں فرق کرنا بے حد مشکِل ہے چُنانچِہ حضرتِ سیِّدُنا اسمٰعیل حقّی علیہ رَحمۃُ اللہِ القوی فرماتے ہیں: بعض مُتَکلِّمین رَحِمَہُمُ اللہُ الْمبین (یعنی علمِ کلام کے ماہرین عُلما) فرماتے ہیں کہ کسی ایسی چیز کا ذِکر کرنا جس سے سامنے والے کی تحقیر (یعنی تحقیر و تذلیل) ہو تی ہو یہ اُس وَقت غیبت ہو گی جب کہ اس سے (اُس کی عزّت کو) نقصان پہنچانے اور بُرائی بیان کرنے کا ارادہ کرے اور (ہاں) اس کا اس (کے عیب) کو افسوس کے طور پر ذکر کرنا غیبت نہیں کہلائے گا۔ یہ لکھنے کے بعد حضرتِ سیِّدُنا اسمٰعیل حقّی علیہ رَحمۃُ اللہِ القوی مزید فرماتے ہیں کہ (اِس ضِمن میں) امام سَمر قندی علیہ رَحمۃُ اللہِ القوی اپنی '' تفسیر '' میں فرماتے ہیں: میں کہتا ہوں جو اُن عُلَماءِ کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السّلام نے بیان فرمایا ہے اس میں عظیم خطرہ ہے کیونکہ اس میں (یعنی میں تو بطورِ افسوس غیبت کر رہا ہوں میں) اس بات کا گمان ہے کہ لوگوں کا اس طرح کرنا (یعنی اپنے خیال میں افسوس کے لئے غیبت کرتا ہوں سمجھنا بے احتیاطی کی صورت میں) ان کو اس بات کی طرف لے جائے گا جو محض (گناہ بھری) غیبت ہے لہٰذا اس کا بالکل ترک کر دینا (یعنی بطورِ افسوس کسی کی غیبت نہ کرنا) تقویٰ کے زیادہ قریب اور زیادہ احتیاط پر مبنی ہے۔ (تفسیر روح البیان ج۹ ص۸۹) (11) حدیث کے راویوں، مُقدّمے کے گواہوں اور مُصَنِّفین پر جرح (یعنی ان کے عُیُوب کو ظاہر) کرنا (رَدُّ المُحتار ج۹ ص ۶۷۵) (12) مُرتد اور کافرِ حَربی کی بُرائی بیان کرنا (اب دنیا میں تمام کافِر حربی

www.farzuloom.net

ہیں)۔ یہ بیان کردہ تمام صورتیں بظاہر غیبت ہیں اور حقیقت میں گناہوں بھری غیبت نہیں اور ان عُیوب کا بیان کرنا جائز ہے بلکہ بعض صورتوں میں واجِب ہے۔

صبح ہوتی ہے شام ہوتی ہے عُمر یوں ہی تمام ہوتی ہے
غیبتیں چغلیاں ہے کرواتی جب زباں بے لگام ہوتی ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد
تُوبُوا اِلَی اللہ! اَسْتَغْفِرُاللہ
صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

(غیبت کی تباہ کاریاں ص ۲۳۸ تا ۲۴۲)

---

(07): "مذہبی طبقے کی غیبتوں کی مثالیں"

نعت خوانوں کے مابین ہونے والی غیبتوں کی 40 مثالیں

''نعت خوانی'' نہایت عمدہ عبادت ہے، سُریلی آواز بے شک ربُّ العزّت عَزَّوَجَلَّ کی عنایت ہے مگر اس میں امتحان بہت سخت ہے، جسے اِخلاص مل گیا وُہی کامیاب ہے۔ بعض نعت خوان ماشاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ زبردست عاشقِ رسول ہوتے ہیں جو کہ بِغیر کسی دُنیوی لالچ کے آنکھیں بند کئے عشقِ رسول میں ڈوب کر نعت شریف پڑھتے ہیں اور سامِعین کے دلوں کو تڑپا کر رکھ دیتے ہیں جبکہ بعض لااُبالی چنچل اور انتہائی غیر سنجیدہ ہوتے ہیں ،اِس طرح کے نعت خوانوں میں جن بد نصیبوں کا دل خوفِ خداعَزَّوَجَلَّ سے خالی ہوتا ہے، وہ پیچھے سے ایک دوسرے پر جی بھر کر تنقیدیں کرتے، خوب خوب غیبتیں کرتے، آوازوں کی نقلیں اُتار کر ٹھیک ٹھاک مذاق اُڑاتے اور اوپر سے زوردار قہقہے لگاتے ہیں۔ اللہُ رحمٰن عَزَّوَجَلَّ حقیقی مدنی نعت خوان حضرت سیِّدُنا حسان رضی اللہ تعالٰی عنہ کے صدقے انہیں بھی عشقِ رسول صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم میں

رونے رُلانے والا مخلص نعت خوان بنائے۔امین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین صَلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم۔

ایسے نعت خوانوں کی اصلاح کے جذبے کے تحت ان کے درمیان ہونے والی مُتَوقَّع غیبتوں کی 40 مثالیں عرض کرتا ہوں: *پتانہیں یہ مولوی مائیک پر کہاں سے آگیا کہ اتنی لمبی تقریر شروع کر دی ہے! *لوگ اُکتا کر اُٹھ اُٹھ کر جارہے ہیں مگر یہ ہے کہ مائیک ہی نہیں چھوڑتا* بانیٔ محفل نے لائٹ کااِنتظام ٹھیک نہیں کروایا *منچ (اسٹیج) پر ڈیکوریشن کم تھی*اس نے نعت خوانوں کو گرمی میں مار دِیا ایک پیڈسٹل فین ہی رکھ دِیا ہوتا* یار! یہ ساؤنڈ والا بھی بالکل بیکار ساؤنڈ لایا ہے*کارڈلیس (Cordless) مائیک کی ترکیب بھی ٹھیک نہیں تھی*اُس نعت خوان نے سارا وقت لے لیا ہماری باری ہی نہیں آنے دی مجھے تاخیر سے موقع دِیا* مجھے کم وقت دِیا* یار! یہ نعت خوان مائیک پر نہیں آنا چاہے تھا، اس نے رُلانے والی نعت پڑھ کر محفل کارُخ ہی بدل ڈالا، لوگ تو جھومانے والی طرز پر نوٹیں لٹایا کرتے ہیں! *یار! اس نعت خوان نے نیا کلام سنا کر بڑی چالاکی سے جیبیں خالی کروالی ہیں ہمارے لئے کچھ نہیں بچا! *ارے! اِس کو مائیک کہاں دے دیا! ایک تو آواز بے سُری ہے اور اوپر سے لمبی کرتا ہے لوگ اٹھ جاتے ہیں، ہم کس کے سامنے نعت پڑھیں گے؟*اعلیٰ حضرت کا کلام پڑھنا نہیں آتا*پُرانی طرز میں پڑھتا ہے*پُر سوز طرزیں ٹھیک سے نہیں پڑھ پاتا*اس کو جھومانے والے کلام پڑھنے نہیں آتے * عربی کلام نہیں پڑھ پاتا* یہ نعت خوان طرزیں بگاڑ کر پڑھتا ہے* فُلاں نعت خوان جہاں مال زیادہ ہو وہیں جاتا اور وہاں کے حساب سے کلام پڑھتا ہے*وہ جب نعت پڑھتا ہے تو اس کا منہ کیسا بن جاتا ہے! *ارے اُس کے نعت پڑھنے کا انداز دیکھا ہے ایسا ٹیڑھا منہ کرکے گلا پھاڑ کر سُر بناتا ہے کہ ہنسی روکنا مشکِل ہو جاتا ہے* بانیٔ محفل بڑا کنجوس ہے، جیب میں ہاتھ ہی نہیں ڈالتا تھا*فُلاں کی آواز ذرا اچّھی ہے تو مغرور ہو گیا ہے*وہ تو بھئی بَہُت بڑا نعت خوان ہے، ہم جیسے چھوٹے نعت خوانوں کو تو لفٹ بھی نہیں کرواتا* منچ (اسٹیج) پر مالداروں کو بِٹھا رکھا تھا*اس کے نخرے بہت ہو گئے ہیں* طرز کلام کے مطابق نہیں تھی*ایکو ساؤنڈ پر اِس کا گلا زیادہ کام کرتا ہے*اِس کو نذرانے ملنے پر کیسا جوش چڑھتا ہے*زیادہ لوگوں میں زیادہ کُھلتا ہے*فُلاں نعت خوان چُونکہ فارِغ ہے، اس لیے نئی نئی طرزیں بناتا رہتا ہے* بھئی! وہ تو جیسے بَہُت بڑا نعت خوان نہ ہو محفل میں اپنی باری کے وقت ہی آتا اور کلام پڑھ کر چلا جاتا ہے*اِس اور اُس

نعت خوان کی جوڑی ہے یہ دونوں کسی کو گھاس نہیں ڈالتے* بار بار ایک ہی کلام پڑھتا ہے* فُلاں نعت خوان کی نقّالی کرتا ہے* نہ جانے کس شاعر کا کلام اُٹھالایا تھا* بانئ محفل نے ثناخوانوں کی کوئی خدمت ہی نہیں کی* بانئ محفل نے مجھے ٹیکسی کا کرایہ تک نہیں دیا، بہُت کنجوس نکلا* گلا پھاڑ پھاڑ کر کھانا سارا ہضم ہوگیا، بعد کو معلوم ہوا کہ بانئ محفل نے ثناخوانوں کیلئے کھانے کا کوئی انتظام ہی نہیں کیا تھا* کل جس کے یہاں محفل تھی وہ بڑا دلیر تھا، کور کھولا تو 1200 روپے تھے! مگر آج والا بانئ محفل کنجوس ہے 100 روپلّی تھمادی!۔

"غیبت نقصان دِہ ہے" کے تیرہ حُرُوف کی نسبت سے ایکو ساؤنڈ والوں اور کیمرہ مین کے مُتَعَلِّق غیبتوں کی 13 مثالیں

اس کا ایکو ساؤنڈ پرانا ہے آواز کی مکسنگ ٹھیک طرح نہیں کرتا* ایکو کم کھولتا ہے* ٹھیک طرح چلانا نہیں آتا* آواز کے اتار چڑھاؤ کے ساتھ ساؤنڈ کی آواز کم یا زیادہ نہیں کرتا* بچے کو بھیج دیا اور خود کہیں اور چلا گیا* پیڈل پہ کام چلادیا مکسر جان بوجھ کر نہیں لایا* اسپیکر چھوٹے اور پرانے ہیں* اسٹینڈ زنگ آلود تھے* نعت خواں کو مزا نہیں آیا* مُووی والا جان بوجھ کر دیر سے آیا تھا* اچھا کیمرہ نہیں لایا* اسے تو کیمرہ پکڑنا ٹھیک طرح نہیں آتا، مووی خاک بنائے گا!

"غیبت نہ کریں" کے دس حُرُوف کی نسبت سے مُبلِّغین ومقررین کے مُتَعَلِّق غیبتوں کی 10 مثالیں

بیان کے لئے وقت دیتے وقت نخرے بہت کرتا ہے خوامخواہ اپنی ویلیو بڑھاتا ہے* فُلاں مولینا بہُت پیسے لیتا ہے اس لئے ہماری پہنچ سے باہر ہے* بِغیر رقم لئے خطاب ہی نہیں کرتا، سواری کا مطالبہ الگ کرتا ہے* بیان کی تیاری کرکے نہیں آتا* رسالہ پڑھ کے سنادیا* بیان میں اپنے اوصاف ضرور بتائے گا* نگران کی اجازت کے بغیر بیان کرنے چلا جاتا ہے* نگران کو تو کچھ سمجھتا ہی نہیں* بناوٹی سوز اور رقت پیدا کرتا ہے۔

"سُن لو! غیبت کرنے والا سب سے پہلے جہنَّم میں جائے گا" کے سینتیس حُرُوف کی نسبت سے امام وخطیب کے بارے میں کی جانے والی مُتوَقَّع غیبتوں کی 37 مثالیں

*امام صاحب کی شکل اچھی نہیں ہے۔*کیا تمہیں کوئی دوسرا امام نہیں ملا تھا جو اِسے اُٹھا لائے! امام صاحب ماڈرن ذہن کے ہیں سادہ لباس نہیں پہنتے *امام صاحِب کے بال بڑے عجیب لگتے ہیں *سر کے بالوں اور داڑھی میں تیل تک نہیں لگاتے *امام صاحب کو ڈھنگ سے عمامہ باندھنا بھی نہیں آتا *اکثر نماز میں ٹائم پر نہیں پہنچتے آپ ٹائم پر آتے ہیں آپ سے پہلے والے فُلاں امام صاحِب شاید ہی کسی نماز میں ٹائم پر پہنچے ہوں *تکبیر کہتے وقت امام صاحب ٹھیک طرح سے ہاتھ سیدھے نہیں کرتے *تکبیر کہنے کے بعد ہاتھ نیچے لٹکا کر پھر باندھتے ہیں، سنّت کے مطابِق ہاتھ باندھنا بھی نہیں آتا امام صاحِب کی قِراء ت مزیدار نہیں *فجر میں بہت لمبی قِراء ت کر جاتے ہیں *قراء ت میں اکثر بھول جاتے ہیں *اُس دن الٹی ترتیب سے سورتیں پڑھ ڈالیں، ان کا حافظہ کمزور ہے *ان کی آواز میں گونج نہیں ہے *امام صاحِب نَماز پڑھاتے وقت سر اونچا رکھتے ہیں ایسا لگتا ہے جیسے چاند کو دیکھ رہے ہوں *نماز پڑھتے وقت آنکھیں گھما کر ادھر ادھر دیکھتے ہیں *دورانِ قیام نظر سجدے کی جگہ پر نہیں رکھتے *رکوع میں جاتے وقت ٹھیک طرح جھکتے نہیں *امام صاحِب کو پتا نہیں کیا جوانی چڑھی ہے بہت جلد نَماز ختم کر دیتے ہیں امام صاحِب نَماز پڑھا کر حجرے میں جا بیٹھتے ہیں نمازیوں سے ملنے کیلئے نہیں رکتے *پتا ہے آج فجر کی نماز مؤذِن نے پڑھائی، نَماز کے بعد میں حجرے میں گیا تو امام صاحِب سوئے پڑے تھے، میں نے اٹھا دیا ورنہ شاید آج ان کی فجر ہی قضا ہو جاتی *ان کا ذہن مَدَنی نہیں *مَدَنی کاموں میں بالکل تعاوُن نہیں کرتے *آج امام صاحِب بِغیر عمامے کے گھوم رہے تھے یہ کیسے دعوت اسلامی والے ہیں! *اجتماع میں حلقے میں نہیں آتے *مَدَنی قافلے میں کبھی سفر نہیں کیا *اندازِ گفتگو دعوت اسلامی والا نہیں *نمازیوں کے نام تک یاد نہیں رکھتے *اتنے دبلے پتلے ہیں کہ منبر پر بیٹھے ہوئے بڑے عجیب دکھتے ہیں *بہت موٹے تازے ہیں *پیٹ نکلا ہوا ہے *پردے میں پردہ نہیں کرتے *بہت دیر سے بیان شروع کرتے ہیں

www.farzuloom.net

*انداز بیان بس ایسا ہی ہے *جوشیلا بیان نہیں کرتے *بجلی چلے جانے کی وجہ سے اسپیکر بند ہو تو ان کا گلا بیٹھ جاتا ہے۔

"اُف اہلِ مسجِد کی غیبت!!" کے پندرہ حُرُوف کی نسبت سے مسجد انتظامیہ کے متعلق کی جانے والی غیبتوں کی 15 مثالیں

*یہ تو بس نام کا صدر ہے اصل حکم کسی اور کا چلتا ہے *ایسا صدر ہو گا تو مسجد کا یہی حال ہو گا *خود تو چندہ کرتا نہیں مجھے ہی کہتا رہتا ہے *امام کو تو تنخواہ پہلے دے دیتا ہے میرے (یعنی مؤذِن کے) ساتھ پتا نہیں کیا دشمنی ہے *اپنی بات ثابت کرنے کے لئے دلائل دینا شروع کر دیتا ہے کسی اور کی سننا تو گوارا ہی نہیں کرتا *اس کا دماغ ابھی بچکانہ ہے *سوچ سمجھ کر بات نہیں کرتا بس جو منہ میں آیا بول دیتا ہے *کسی کی پریشانی کا احساس ہی نہیں کرتا *ہوں! 200 روپے خیر خواہی کے پکڑا دیئے اس سے میرا کیا بنے گا *خادم اس کا دوست ہے نا اسی لئے اس سے کام کی پوچھ گچھ نہیں کرتا میں (مؤذِن) ایک بار غیر حاضِر ہو جاؤں تو پکڑ لیتا ہے *خود اپنا گھر اتنے پیسوں میں چلا کے دکھائے دیکھتا ہوں عقل ٹھکانے آتی ہے یا نہیں *اتنے سالوں سے یہاں ہوں ایک پل میں بول دیا کہ تم یہاں کیوں پِس رہے ہو کوئی اور کام کر لو *بڑا صدر بنا پھرتا ہے فجر میں تو آتا نہیں *کسی امام یا خطیب کو ٹکنے نہیں دیتا *اس مسجد کا مُتولّی بڑا اڑیل آدمی ہے۔

"خبردار! غیبت کرنے والا عذابِ قبر میں گرفتار ہوگا اور اُس کو جہنَّم میں مُردار بھی کھانا پڑے گا" کے اڑسٹھ حُرُوف کی نسبت سے مذہبی طبقے میں کی جانے والی غیبتوں کی 68 مثالیں

اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں شیطٰنِ عیّار و مکّار سے ہر دم پناہ میں رکھے، یہ دیندار طبقے کو بھی خوب خوب غیبتیں کرواتا اور گناہوں کے گہرے غار میں گراتا ہے، اِس مردود نے مذہبی لوگوں میں غیبت کے ایسے ایسے الفاظ رائج

www.farzuloom.net

کر دیئے ہیں کہ یہ اکثر غیبت کر جاتے ہیں اور انہیں کانوں کان اسکی خبر بھی نہیں ہوتی! اس ضِمن میں 68 مثالیں عرض کرنے کی کوشِش کرتا ہوں جن کا بلااجازتِ شرعی استعمال یا تو غیبت ہے یا تہمت یا بدگمانی یا چغلی وغیرہ۔

فُلاں کا ذِہن مذہبی نہیں ہے وہ شرع شریعت میں کہاں سمجھتا ہے* ہماری مسجد کے امام کی کیا بات کرتے ہو وہ تو تنخواہ دار مولوی ہے* ہمارا مؤذن (یا فُلاں) پیسے والوں سے ترکیبیں بناتا رہتا ہے* وہ بے عمل ہے* دینی معلومات سے کورا ہے* اُس کو نماز بھی نہیں آتی* اس سے تو فُلاں زیادہ با عمل ہے* دنیا کو نصیحت کرتا ہے اور گھر والوں کو چھوڑ رکھا ہے جبھی تو اس کی بیٹی یا بہن یا بیوی بے پردہ گھومتی ہے* اس سے تو اچھے اچھے پڑے ہیں* ''میں میں'' کرتا ہے* اپنے منہ میاں مِٹّھو بنتا ہے* اپنی تعریف سننے کا بڑا شوق ہے* اپنے نام کی پڑی ہے* نام کیلئے کرتا ہے* اپنی واہ واہ چاہتا ہے* خوشامد پسند ہے* بہُت پَھیل گیا ہے* آگے آگے بیٹھنے کا بڑا شوق ہے* اُس کو مُووی میں آنے کا بہُت جذبہ ہے* چُغُل خور* دورُخا* دوغلا* دھوکے باز* وعدہ خِلاف ہے* اس نے غیبت کی* تہمت لگائی* بدگمانی کی* جھوٹ بولا* غلط کام کیا* لوفر* جُواری* شرابی* نَشَئی* چرسی* بھنگڑی* ہیروئنچی* افیونی* بدچلن* بدمست سانڈ* زانی* اِغلام باز ہے* لڑکیوں کو تاڑتا ہے* اس کی ذہنیت گندی ہے۔ میرا باپ حلال حرام روزی کی پرواہ نہیں کرتا* بڑا بھائی بے نمازی ہے* بہن بے پردہ ہے* میرے والدین آپس میں لڑتے رہتے ہیں* گھر میں کوئی بھی قراٰن نہیں پڑھا ہوا* چھوٹا بھائی فلمیں ڈِرامے دیکھتا ہے* باتیں تو بڑی صوفیانہ کرتا ہے* نماز ایک نہیں پڑھتا* پارٹیوں کے آگے پیچھے گھومتا ہے* کل تک تو اس کے پاس چائے پینے کے پیسے نہیں ہوتے تھے آج اس کے پاس مہنگی گاڑی نہ جانے کہاں سے آگئی!* ضرور مسجِد (یا مدرسے) کے چندے پر ہاتھ مارا ہوگا!* مفت کا مال کھا کھا کر پیٹ بڑھا رکھا ہے* تقریر میں پہلے اپنے قصیدے پڑھے گا پھر موضوع پر آئے گا* یہ تو دوسرے مقررین کا وقت بھی کھا جاتا ہے* بڑے جلسے (یا اجتماع) میں تو خوب گرجتا برستا ہے، اپنی مسجد میں اس کی آواز نہیں نکلتی* کوئی اس کے ہاتھ نہ چُومے تو ناراض ہو جاتا ہے* اس کو نذرانہ نہ دیا یا کھانا اچھا نہ کھلایا تو اگلی مرتبہ نہیں آئے گا* یہ انہی کا یار ہے جو اس کی ہاں میں ہاں ملاتے ہیں، جو ذرا اِختلاف کرے اسے جوتی کی نوک پر رکھتا ہے* خوشامد پسند ہے* چار

تقریریں رٹ رکھی ہیں جہاں جاتا یہی بیان کرتا ہے* خود کو بڑا علامہ سمجھتا ہے* فُلاں بھی کوئی عالم ہے! * اس کے مدرسے میں وہی مفتی رہ سکتا ہے جو اس کے من پسند فتوے دے* چار کتابیں پڑھ لی ہیں تو اس کا دماغ آسمان پر چڑھ گیا ہے* جمعہ جمعہ آٹھ دن نہیں ہوئے تنظیم میں شامل ہوئے اور ہمیں نصیحتیں کرنا شروع کر دی ہیں!

"غیبت میں ایسی بُو ہوتی ہے کہ اگر سمندر میں ڈال دی جائے تو اُسے بھی بدبُودار کر دے گی" کے ساٹھ حُرُوف کی نسبت سے غیبت کی مُتَفَرِّق 60 مثالیں

* دنیادار* نفس کا بندہ ہے* بیوی پر ظلم کرتا ہے* قرضہ دبا لیا ہے* چور* خائن* بددِیانت* گھپلے باز* لے بھاگُو* پیسے کھا گیا ہے* خشک مزاج* سخت دل* بے وفا* اس کا تو مالِ مفت دل بے رحم والا حساب ہے* احسان فراموش ہے* فٹیچر* بھگوڑا* باؤلا* پگلا* گھن چکّر* عقل کا اندھا ہے* اس کی عقل گھاس چرنے گئی ہے* اس کے دماغ میں بُھوسا بھرا ہوا ہے* شکّی مزاج* وَسوَسِیَہ ہے* ڈیوٹی پوری نہیں دیتا* حرام کا مال کھاتا ہے* مغرور* اکڑ فُوں ہے* اِس کا دماغ ہر وقت آسمان پر رہتا ہے* لالچی* حریص* بخیل* اس کی تو بھئی! چمڑی جائے مگر دمڑی نہ جائے* کنجوس مکھی چوس ہے* کسی کی چلنے نہیں دیتا* کسی کو آگے نہیں آنے دیتا* اپنی لیڈری چمکاتا ہے* اپنے نمبر بناتا ہے* چودھراہٹ جما رکھی ہے* نخرے باز* "گلے پڑُو"* ڈھیٹ * چلتا پُرزہ* بِکاؤ مال* جدھر پیسہ دیکھتا ہے اُدھر لڑھک جاتا ہے* لارڈ صاحب* یا نواب صاحب ہے* مال سے مَحَبَّت کرتا ہے* غریبوں کو گھاس بھی نہیں ڈالتا* پیٹ کا بندہ ہے* مَسکے باز* چاپلوس* بٹر پالش کرنے والا* خوشامدی ہے* ہر معاملے میں ٹانگ اڑاتا ہے* بڑا بے حیا ہے، آج پھر نماز میں اس کا موبائل بج رہا تھا* خود کو بڑا عقل مند سمجھتا ہے* پکّا مطلبی ہے* مفاد پرست ہے۔

"چُپ رہو سلامت رہو گے" کے پندرہ حُرُوف کی نسبت سے وقف کے اجیروں کے مُتَعَلِّق غیبتوں کی 15 مثالیں

*لیٹ آتا ہے مگر پیسے بچانے کے لئے حاضِری بروقت آنے کی لگاتا ہے *اِجارے کے وقت اِدھر اُدھر کی باتوں میں وقت زیادہ ضائع کرتا ہے *عُرف کے خلاف ذاتی کام کرنے کے باوُجود بھی کٹوتی نہیں کرواتا *شعبہ ذمے دار کا چہیتا ہے تبھی وہ اسے کچھ نہیں کہتا *میری ترقّی کی راہ میں رکاوٹ ہے *مجھے ذمہ داری مل جانی تھی اس نے نہیں ملنے دی *یہ قابلیت میں مجھ سے بہت کم ہے پر تنخواہ میرے برابر کی لے رہا ہے *شعبہ ذمے دار بس ایوئیں ہے اسے قابلیت اور صلاحیت کے مطابق کام لینا نہیں آتا *اسے کام نہ دینا، لٹکا دے گا *اسے ٹھیک سے پڑھانا نہیں آتا *کام میں غلطیاں بہت کرتا ہے *حوالے نکالنے میں بُہُت دیر لگا دیتا ہے *ردّی ترجمہ کرتا ہے *کام مکمل کرنے میں بہت دن لگا دیتا ہے *تھوڑا سا کام تھا اتنے دن لگا دیئے۔

(غیبت کی تباہ کاریاں ص ۴۱۰ تا ۴۱۷)

---

(08): ”طلباء، اساتذہ اور دوسروں کی غیبتوں کی مثالیں“

"یارب! علم کی برکتوں سے محروم نہ کر" کے چھبیس حُروف کی نسبت سے طَلَبہ میں کی جانے والی غیبتوں کی 26 مثالیں

*فُلاں پڑھائی میں کمزور ہے *اس کے تلفُّظ غَلَط ہوتے ہیں *اس کے مخارِج دُرُست نہیں *اس کا حافِظہ کمزور ہے *ٹھوٹ *کُند ذِہن *جاہل *ان پڑھ ہے *بات ذرا دیر سے سمجھتا ہے *اس کی عقل موٹی ہے *نلّے مارتا ہے *نقلیں مار کر *رشوت دیکر *سورس لگا کر *امتحان پاس کیا ہے *میں نے بہت محنت سے تیّاری کی تھی، فُلاں مُمتَحِن (یعنی امتحان لینے والے) نے ناانصافی کی کہ فُلاں جو کہ پڑھائی میں مجھ سے کمزور ہے اُس کو زیادہ نمبر دے دیئے! *مدرَسے کی اِنتظامیہ کا صدر یا فُلاں رُکن خوشامد پسند (یا ناانصاف یا ظالم) ہے اُس لڑکے کا قُصور زیادہ تھا مگر میرا نام خارِج کردیا *اس بے چارے کو بے قُصور نکال دیا ہے ہماری انتظامیہ کے فُلاں رکن نے تو بالکل اندھی چلا رکھی ہے۔ *ناظم باروچی کو چیزیں بھی برابر نہیں دیتا تو کھانا کہاں سے اچھا بنے گا* ناظم صاحب کو جب دیکھو اپنے کمرے میں بیٹھے رہتے ہیں، کبھی ہمارے کمرے میں آکر ہماری خستہ حالی تو

دیکھیں*انتظامیہ (یا مجلس) کو خالی چندہ جمع کرنے سے مطلب ہے ہم پر خرچ کرنے کا کوئی خیال نہیں! *اتنا بدمزہ کھانا! ہمارا باورچی بھی چولہے پر کھانا رکھ کر سو جاتا ہے! افسوس کی بات تو یہ ہے کہ ناظم بھی اس کو کچھ نہیں کہتا! *سرپرست صاحب نے چندے کے مال سے گھر بنالیا، گاڑی خرید لی۔ مگر ہمارے کمرے کے پنکھے تک ٹھیک کروا کر نہیں دیئے *مدرَسے (یا جامِعہ) میں آنے والے بکرے اس طرح ناظمِ اعلیٰ کے گھر پہنچا دیئے جاتے ہیں کہ کسی کو کانوں کان خبر نہیں ہوتی *ہمارے مُحافظِ کُتُب (یعنی لائبریرین) کے دماغ میں لگتا ہے بُھس بھرا ہوا ہے جس کتاب کے بارے میں پوچھو اِنکار میں سرہلا دیتے ہیں *فُلاں اتنی لمبی چُھٹّی کرکے آیا اُس کو تو دَرَجے میں بٹھالیا، میں نے دو دن چُھٹّی کی تو مدرَسے سے نام خارج کر دیا، آخِر انصاف بھی کوئی چیز ہوتی ہے!

"اُستاذ تو رُوحانی باپ ہوتا ہے" کے بائیس حُرُوف کی نسبت سے اساتذہ کی غیبتوں کی 22 مثالیں

علمِ دین پڑھانے والا استاذ انتہائی قابلِ احترام ہوتا ہے مگر بعض نادان طلبہ اپنے اساتذہ کے نام بگاڑتے، مذاق اڑاتے ہوئے نقلیں اُتارتے، تہمتیں لگاتے، بدگمانیاں اور غیبتیں کرتے ہیں، ان کی اصلاح کی خاطِر اساتذہ کی غیبتوں کی 22 مثالیں حاضِر کی ہیں: *آج استاذ صاحِب کا موڈ آف ہے لگتا ہے گھر سے لڑ کر آئے ہیں *یہ فُلاں مدرسے میں پڑھاتے تھے *وہاں تنخواہ کم تھی، زیادہ تنخواہ کیلئے ہمارے مدرسے میں تشریف لائے ہیں *توبہ! توبہ! ہمارے استاذ (یا قاری صاحِب) بالغات کو ٹیوشن پڑھانے ان کے گھر جاتے ہیں *اُستاذ صاحب پڑھانے میں مجھ غریب پر کم مگر فُلاں مالدار کے لڑکے پر زیادہ توجُّہ دیتے ہیں *ہمارے اُستاذ صاحِب جب دیکھو مجھے ذلیل کرتے رہتے ہیں *طلَبہ پر بِلاوجہ سختی کرتے ہیں *پڑھانا آتا نہیں، اُستاذ بن بیٹھے ہیں! * دیکھا! آج اُستاذ صاحب میرے سُوال پر کیسے پھنسے! *استاذ صاحب کو کتاب کے حاشئے سے مُتعلِّق کوئی سُوال پوچھ لو تو آئیں بائیں شائیں کرنے لگتے ہیں *اُستاذ صاحِب نے اس سُوال کا جواب غَلَط دیا ہے، آؤ میں تمہیں کتاب دکھاتا ہوں *استاذ صاحب کو خود عبارت پڑھنی نہیں آتی اس لئے ہم سے پڑھواتے ہیں *اُستاذ صاحب کو تو ڈھنگ سے ترجمہ کرنا بھی نہیں آتا *اُستاذ صاحب سبق کو خوامخواہ لمبا کر دیتے ہیں *فُلاں اُستاذ سے تو میں

مجبوراً پڑھ رہاہوں، میرا بس چلے تو ان سے پیریڈ (یا سبق) لے کر کسی اور کو دے دوں یا انہیں مدرَسے ہی سے نکال دوں *فلاں اُستاذ تو ''بابائے اُردو شُرُوحات'' ہیں، اردو شرح سے تیّاری کر کے آتے ہیں، جب تک اردو شرح نہ پڑھ لیں سبق نہیں پڑھا سکتے *آج استاذ صاحب سبق تیار کر کے نہیں آئے تھے اسی لئے اِدھر اُدھر کی باتوں میں وقت گزار دیا *جب یہ زیرِ تعلیم تھے تو پڑھائی میں اتنے کمزور تھے کہ روزانہ اپنے اُستاذ سے ڈانٹ کھاتے تھے *میں حیران ہوں کہ فُلاں طالب علم کی پوزیشن کیسے آگئی! ضَرور اُستاذ صاحِب نے اس کو پرچے کے سُوالات بتائے ہوں گے *فلاں اُستاذ (یا قاری صاحِب) کا ذِہن مَدَنی نہیں ہے انہوں نے کبھی دَرَجے میں مَدَنی کاموں کے بارے میں ایک لفظ نہیں بولا *فُلاں فُلاں اُستاذ کی آپس میں بنتی نہیں جب دیکھو ایک دوسرے کے خلاف باتیں کرتے رہتے ہیں *ہمارے اُستاذ (یا قاری صاحِب) آج کل فُلاں اَمرد میں بڑی دلچسپی لے رہے ہیں۔

''دعوتِ اسلامی کا مَدَنی مقصد ہے، ''مجھے اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے'' کے سڑسٹھ حُروف کی نسبت سے مَدَنی ماحول میں کی جانے والی غیبت کی 67 مثالیں

مکّہ مکرّمہ ومدینہ منوّرہ زادَھُمَا اللّٰہُ شَرَفًاوَّ تَعظِیماً ، مسجِدینِ کریمین، مِنٰی، مُزدَلِفہ اور عَرَفات وغیرہ وغیرہ مقدّس مقامات پر بھی شیطان گناہ کروا دیتا ہے، نہ حج والوں کو چھوڑتا ہے نہ عمرے والوں کو، اسی طرح دعوتِ اسلامی کے مَدَنی ماحول سے مُنسلِک اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں بھی ''گناہ پروف'' نہیں، ان کو بھی اس طرح غیبتیں کرواتا ہے کہ انہیں کانوں کان خبر تک نہیں ہوتی لہٰذا خاص مَدَنی ماحول میں کی جانے والی غیبتوں کی 67 مثالیں پیش کی جاتی ہیں تاکہ ان سے اور ان جیسے دیگر کلمات وفِقرات سے بچنے کی ترکیب کی جاسکے

www.farzuloom.net

*وہ مَدَنی مرکز کی اطاعت نہیں کرتا*اُس کا تنقیدی ذہن ہے*اس کا ابھی تک ذہن نہیں بنا*وہ ذمّہ داران سے اُلجھتا رہتا ہے*وہ بات بات پر اعتِراض کرتا ہے*مَدَنی کام بالکل نہیں کرتا مگر آگے آگے آنے کا بہت شوق ہے *کل رکنِ شوریٰ کے سامنے ٹائٹ عمامہ باندھ کر آگیا تھا*سارا دن عمامہ نہیں باندھتا*بہُت مِنّتیں کی مگر وہ اُس کو تو عِمامہ باندھنا بھی نہیں آتا فُلاں سے بندھواتا ہے*وہ کیا درس دے گا پہلے درس سننے تو بیٹھے*وہ اجتِماع میں دیر سے آنے کا عادی ہے*اُس نے تو آج تک مَدَنی قافِلے میں سفر ہی نہیں کیا*لاکھ سمجھایا مگر وہ مَدَنی اِنعامات کا رسالہ جمع نہیں کرواتا*وہ اِشراق چاشت کے نوافِل نہیں پڑھتا*الحمد للہ ہمارے عَلاقے کی مسجِد میں تہجُّد باجماعت ہوتی ہے مگر ہمارا ذَیلی نگران تعاوُن نہیں کرتا*اُس کا بیان تنظیمی نہیں ہوتا*اُس کا بیان تو مولویوں والا ہوتا ہے، (معاذ اللہ عَزَّوَجَلَّ)*وہ تو اُردو نہیں پڑھا ہوا درس کہاں سے دیگا*وہ صدائے مدینہ کیا لگائے گا پہلے یہ تو پوچھو کہ فجر میں اُٹھتا بھی ہے یا نہیں!*ہمارے نگران نے بس ایک سے جوڑی بنا رکھی ہے اور اُسی کی سنتا ہے*وہ زَبان (یا آنکھوں یا پیٹ) کا قفلِ مدینہ نہیں لگاتا*وہ دیوانہ نہیں سیانا ہے *اُس کا مَدَنی ذِہن کہاں ہے*میرا باپ یا بڑا بھائی (یا فُلاں) دنیادار ہے*مجھے اجتماع میں نہیں آنے دیتا*سنّتوں بھرے بیان کی کیسٹیں بھی نہیں سننے دیتا*اس کو سنّتوں کا جذبہ نہیں*اس کے بیان میں کہاں دم ہے!*اِس سے تو فُلاں اسلامی بھائی اچھا مبلّغ ہے*اس کے بیان میں مزا نہیں آیا*بیان میں لمبی بہت کرتا ہے*اپنے بیان پر خود تو عمل کرتا نہیں ہے*رِیاکار ہے*سب کو دکھانے کیلئے روتا ہے*آنسو نکالنے کیلئے زور زور سے آنکھیں بھیچتا ہے*دُعا (مناجات یا نعت) میں جان بوجھ کر رونے جیسی آواز نکالتا ہے*ڈھونگ کرتا ہے*ڈِرامہ باز ہے*ایکٹِنگ کرتا ہے*لوگوں کے سامنے ہی اس کو ''وجد''آتا ہے!*چھپ چھپ کر فلمیں ڈرامے دیکھتا ہے *گانے باجے کا شوقین ہے*اَمْرَدوں سے دوستی کرتا ہے*اس کو لوگوں کی لائن لگوا کر ملاقات کرنے کا بڑا شوق ہے*ہمارا نگران ہر دوسرے اجتماع میں خود بیان کرنے کھڑا ہو جاتا ہے*مجھے بیان نہیں دیتا کہ کہیں آگے نہ نکل جاؤں*نگران نے بڑی رات کے ''اجتماعِ ذکر و نعت''میں بے سُرے نعت خوانوں کو بٹھا دیا ہم جیسے تجربہ کاروں کو مَنچ پر قدم تک نہیں رکھنے دیا*ہمارا نگران اپنی شخصیّت بناتا ہے*اسلامی بھائیوں کو مَدَنی مرکز کی مَحَبَّت یا اطاعت کا ذہن نہیں دیتا*نگران نے فرینڈ سرکل بنا رکھا ہے، نئے اسلامی بھائیوں پر توجُّہ نہیں

www.farzuloom.net

دیتا* کسی کو آگے نہیں بڑھنے دیتا* پرانے اسلامی بھائیوں کو سائڈ پر کر رہا ہے* فُلاں نے نگران کی غَلَطی نکالی تو نگران نے تو انتقاماً بے چارے کا پتّا ہی کاٹ دیا* آج دُعا کروانے والا مبلّغ لگتا ہے گھڑی دیکھنا بھول گیا تھا جبھی اتنی لمبی دعا کروائی، ہمارے تو ہاتھ تھک گئے* آج پھر اعلانات کرنے والے اسلامی بھائی نے جلدی جان نہیں چھوڑی* بھئی! سارے اُصول ہمارے لئے ہیں یہ جو چاہے کرے* ہماری شہر مُشاوَرت کا نگران میری صلاحیتوں سے خوفزدہ ہے جبھی تو مجھے اجتماع میں بیان کا کبھی موقع نہیں دیا* اس کی نگرانِ پاک سے ترکیب ہے اس لئے بڑی رات کا بیان اسے ملا، مجھے پوچھا تک نہیں* جہاں کوئی نہیں جاتا وہاں بیان کے لئے مجھے بھیج دیتا ہے* ہمیں کہتا ہے کہ اجتماع کی رات اعتکاف کیا کرو اور خود صلوٰۃ وسلام کے بعد گھر نکل جاتا ہے* یہ خود پہلے داڑھی مُنڈاتا تھا، میری ہی اِنفرادی کوشِش سے مَدَنی ماحول میں آیا، آج مجھے لفٹ ہی نہیں کرواتا* فُلاں اسلامی بھائی نے کبھی علاقے میں مَدَنی کاموں میں کوئی تعاون نہیں کیا ویسے بڑا ذمّے دار بنتا ہے* آج تو مَدَنی مرکز کا بڑا وفادار بنتا ہے جب لات پڑے گی پھر دیکھوں گا* مُرشِد کا گستاخ ہے* کل تک مَدَنی مرکز پر تنقید کرتا تھا، آج ذمّے داری مل گئی تو مرکز مرکز کی گردان کرتا ہے* سُنا ہے فُلاں کو ذِمّے داری سے ہٹا دیا گیا ہے اس نے ضَرور کوئی گڑبڑ کی ہوگی* مَدَنی عطیّات میں ترکیب ''آؤٹ'' کی ہوگی۔

''غیبت کر کے بَرَکتوں سے محروم نہ ہوں'' کے چھبیس حُرُوف کی نسبت سے مَدَنی قافلے کے متعلق کی جانے والی غیبت کی 26 مثالیں

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ تبلیغِ قراٰن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک، دعوتِ اسلامی کے تحت سنّتوں کی تربیّت کے لئے سفر کرنے والے عاشقانِ رسول کے مَدَنی قافلوں میں نہ جانے کتنوں کی بگڑی بن جاتی، نَمازنہ پڑھنے والے نَمازی اور طرح طرح کے جرائم پیشہ افراد سنّتوں کے عادی بن جاتے ہیں۔ تاہم شیطان جو کہ مسجِد تو مسجِد عین کعبے میں بھی مسلمان کا پیچھا نہیں چھوڑتا! تو پھر مَدَنی قافلوں کے مسافروں کو بھلا کیوں چھوڑے گا! لہٰذا بعض نادان اسلامی بھائی بھی شیطان کے ہتّھے چڑھ ہی جاتے اور غیبتوں میں پڑ ہی جاتے ہیں

www.farzuloom.net

لہٰذا ایسوں کو خبردار کرنے کیلئے مُتوقّع غیبت کی 26 مثالیں پیش کی جاتی ہیں: *ماشاءَاللہ عَزَّوَجَلَّ یہ امیرِ قافلہ فُلاں امیرِ قافلہ سے زیادہ ملنسار ہے اس کے تو اخلاق ہی صحیح نہیں تھے *اُس کے ساتھ جب سفر کیا تھا بالکل مزا نہیں آیا تھا *وہ اسلامی بھائی جدوَل کی پابندی نہیں کرتا *جب دیکھو سویا رہتا ہے *وہ نیکی کی دعوت میں غائب ہو گیا تھا مگر *کھانے کے وقت جلدی جلدی آکر چوکڑی مار کر بیٹھ گیا *اب کی بار کے قافلے میں جس کو پکانے کی ذمّے داری ملی ہے اس کو پکانا کہاں آتا ہے! *پچھلی بار پکانے والا اِس کے مقابلے میں غنیمت تھا *داعی نیکی کی دعوت میں گھبراہٹ کی وجہ سے کچھ غلطیاں کر گیا تھا *وہ دکاندار بڑا سخت دل ہے *ہم نیکی کی دعوت دینے جاتے ہیں تو لفٹ ہی نہیں کرواتا *اس مسجِد کے امام کا منہ ہم سے "پھولا" رہتا ہے اور *خار بازی کی وجہ سے درس و بیان میں بھی نہیں بیٹھتا *ہاں یار! پچھلی بار تم نہیں تھے اِس امام نے تو مبلّغ کو خوامخواہ جھاڑ دیا تھا *اِس مسجِد کا مُتَوَلّی بھی بس ایسا ہی ہے *مَدَنی قافِلہ آتا ہے تو خوش نہیں ہوتا *بتّیاں پنکھے چلائیں تو کُڑ کُڑ کرتا ہے *دریاں رکھنے بچھانے اور دیگر مُعامَلات میں ٹوکتا رہتا ہے یہ تو فُلاں سے ہماری ترکیب اچھی ہے اور مُتَوَلّی اُس کے رعب میں ہے *ورنہ ہمیں یہاں قافِلہ ٹھہرانے بھی نہ دیتا *فُلاں یوں تو ہر تیس دن میں تین دن مَدَنی قافلے میں سفر کرتا ہے مگر باقی دنوں میں دعوتِ اسلامی کا کوئی کام نہیں کرتا بلکہ *نَماز کے مُعاملے میں بھی کمزور ہے *دراصل اس کا سیٹھ دعوتِ اسلامی کا چاہنے والا ہے، وہ اِس کو مَدَنی قافلے میں سفر کے اخراجات بھی دیتا ہے اور تنخواہ بھی نہیں کاٹتا تو بھائی بس مالِ مفت دلِ بے رحم والا مُعامَلہ ہے *فُلاں نے بھی مَدَنی قافلے میں سفر کرنا تھا مگر عین وَقت پر بہانہ کر کے جان چُھڑا لی *فُلاں کو مسجد میں آنے کی دعوت دی تھی تو کیسے سینے پر ہاتھ رکھ کر سر جھکا کر وعدہ کیا تھا مگر وعدہ خِلافی کر گیا اور نہیں آیا *آج فُلاں مبلّغ نے بیان بَہُت لمبا کر دیا تھا *اس علاقے کے فُلاں فُلاں آدمی بَہُت خشک ہیں کتنی ہی دعوت دو مسجد کا رُخ نہیں کرتے۔

مَدَنی ماحول سے روٹھے ہوئے کو منانے کے غیبتوں بھرے انداز کا فرضی خاکہ

www.farzuloom.net

جب کوئی اسلامی بھائی روٹھ جائے یا کسی وجہ سے مَدَنی ماحول سے دور ہو جائے تو اِس مُعاملے میں بھلائی چاہنے والوں کو بھی شیطان نہیں چھوڑتا، وہ ہمدردی ہی ہمدردی میں غیبتوں کے کیچڑ میں سرتا پالت پت ہو جاتے ہیں اور انہیں کانوں کان خبر تک نہیں ہوتی! ایسے موقع پر مُتَوَقَّع غیبتوں بھری گفتگو کا فرضی خاکہ: (غیبتوں کو واوین ڈال کر واضح کیا ہے) زید نے بکر سے پوچھا: آج کل ولید اجتماع میں نظر نہیں آرہا خیریت تو ہے؟ بکر نے جواب دیتے ہوئے کہا: آپ کو معلوم نہیں اُس نے ہمارے نگرانِ پاک سے *''گُستاخانہ گفتگو'' کی تھی اور *''غصّے'' میں *''چیختا'' تھا! زید *اچھا اچھا یہ بات ہے جبھی میں نے پرسوں سلام کیا تو اُس نے ''جواب نہیں دیا'' *اُس کا ''منہ پھولا ہوا تھا'' *واقعی بندہ ہے ''بڑا اڑیل۔'' مگر یار اس کو ضائع نہیں کرنا چاہیے۔ بکر: *میرے سے تو ''سیدھے منہ بات بھی نہیں کرتا'' *پتا نہیں ''اپنے آپ کو کیا سمجھتا ہے!'' زید: *میں مانتا ہوں کہ *''بہُت وائڑا (یعنی ٹیڑھا) ہے'' *''بات کرنے کی بھی تمیز نہیں'' *سمجھتا بھی ذرا دیر میں ہے'' *اِس کی ایک وجہ یہ بھی کہ ''ان پڑھ'' ہے۔ کچھ بھی ہے اِس کو بچا لینا چاہیے ورنہ *نمازیں چھوڑ دیگا *داڑھی منڈوا دیگا اور *فلمیں ڈرامے دیکھنے لگے گا۔ آؤ یار دونوں چلتے ہیں، اِس کو سمجھاتے ہیں۔

افسوس! ہمیں بات کرنی ہی نہیں آتی

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے! شیطان دین کا کام کرنے والوں سے کس طرح کھیلتا ہے!!!! زید و بکر صاحِبان ہمدردی کی رو میں بہہ کر 13 عدد غیبتیں اور آخر میں تین بدگمانیاں کر کے گناہوں کا گٹھڑ گردن پر لاد کر ولید کو ''مدنی ماحول'' میں دوبارہ لانے کیلئے چلے!!!! یہ تو ہلکی سی جھلک پیش کرنے کی سعی کی ہے ورنہ یہ 13 غیبتیں اور تین بدگمانیاں بہُت کم ہیں اگر آج کل کی جانے والی صِرف پانچ مِنَٹ کی غیر محتاط گفتگو کا کوئی ''مَدَنی الٹراساؤنڈ'' کرنے والا ہو تو شاید اُس میں سے کتنی ہی مُنافقتیں، غیبتیں، تہمتیں، جھوٹے مبالغے، دل آزار فِقرے، بدگمانیاں، عیب دریاں، ریاکاریاں، اور نہ جانے کیا کیا ظاہر کر کے رکھ دے! افسوس! ہماری زندگی گزر گئی مگر بات کرنے کا ڈھنگ نہ آیا۔ کاش! صد کروڑ کاش!!! ہمیں حقیقی معنوں میں زبان کا قفلِ

مدینہ نصیب ہو جاتا! آہ! کہیں ایسا نہ ہو کہ ہماری عبادتیں اور ریاضتیں دھری کی دھری رہ جائیں اور زبان کی کارستانیاں جہنّم میں پہنچادیں۔ اے اللہ تجھ سے تیری رحمت کا سُوال ہے!

بے سبب بخش دے نہ پوچھ عمل نام رحمٰن ہے ترا یارب!

عیب میرے نہ کھول محشر میں نام ستّار ہے ترا یارب

ناجائز گفتگو جہنَّم میں گرائے گی

حضرت سیِّدُنا مُعاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کی: ''اے اللہ کے نبی عَزَّوَجَلَّ وصلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم! ہم لوگ زبان سے جو باتیں کرتے ہیں اس پر ہماری گرفت ہو گی آپ صلّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم نے ارشاد فرمایا: ''اے مُعاذ! تیری ماں تجھ پر روئے، لوگوں کو ان کے منہ کے بل آگ میں گرانے والی اسی زبان کی باتیں ہوں گی۔'' (سُنَنِ ترمذی ج۴ص۲۸۰ حدیث ۲۶۲۵)

مُفسّرِ شہیر حکیمُ الاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃ الحنّان اِس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: زبان سے کفر، شرک، غیبت، چغلی، بہتان سب کچھ ہوتے ہیں جو دوزخ میں ذلّت وخواری کے ساتھ پھینکے جانے کا ذریعہ ہیں۔ (مراۃ ج۱ص۵۳)

مُعاف فضل و کرم سے ہو ہر خطا یارب ہو مغفِرت پئے سلطانِ انبیا یارب

بِلا حساب ہو جنت میں داخِلہ یارب پڑوس خلد میں سرور کا ہو عطا یارب

پہلے اجتماع میں آتا تھا اب نہیں آتا اسے سمجھانے کے مُتَعلِّق مُتَوَقَّع 14 گناہوں بھرے جملے اور غیبتیں

کوئی اسلامی بھائی پہلے سنّتوں بھرے اجتماع میں آتا تھا مگر اب کم آتا ہے یا نہیں آتا اُس کی ہمدردی کرنے والوں کو بھی شیطان بسا اوقات وہ گُل کِھلاتا ہے کہ **اَلامان وَالحفیظ!** ایسے موقع پر مُتوَقّع گناہوں بھری گفتگو کا فرضی خاکہ: (غیبتوں وغیرہ کو واوین ڈال کر واضح کردیا ہے) زید و بکر باہم کچھ یوں گفتگو کرتے ہیں،

www.farzuloom.net

زید پوچھتا ہے: آج کل ولید اجتماع وغیرہ میں کم نظر آتا ہے کیا مسئلہ ہے ؟ بکر جواب دیتا ہے: *''ذرا مال کھینچنے کے چکّر میں پڑ گیا ہے۔'' منگنی کی بھی ترکیب بن رہی ہے مجھ سے ''ڈرتے ڈرتے'' کہہ رہا تھا کہ * گھر والے داڑھی کٹوانے کا کہہ رہے ہیں'' کیوں کہ لڑکی والوں کا *''داڑھی صاف کروانے'' اور *''میوزیکل فنکشن رکھوانے کا مُطالَبہ ہے،''* یار! ''میرا بھی وہیں شادی کرنے کا دل ہے ہو سکتا ہے ان کے مُطالبے پورے کرنے پڑ جائیں!'' زید: ہاں یار! * میرا بھی یہی خیال تھا کہ ''ولید تھوڑا پیسوں کا لالچی ہو گیا ہے'' یہ بھی سننے میں آیا تھا کہ *'' کسی لڑکی کے چکر میں پڑ گیا ہے'' آپ کی باتوں سے بھی تصدیق ہو رہی ہے۔ اور ہاں *'' یہ بھی سنا تھا کہ چھپ چھپ کر گھر میں T.V پر فلمیں بھی دیکھنے لگا ہے۔ زید نے مزید بیان جاری رکھتے ہوئے کہا: ایک اسلامی بھائی بتا رہے تھے کہ ولید نے اُس دن ہیڈ فون لگایا ہوا تھا میں نے پوچھا تو *'' جھوٹ موٹ کہدیا کہ نعتیں سن رہا ہوں'' مگر میں نے ترکیب سے * اُس کا ہیڈ فون کھینچ کر اپنے کانوں پر لگا لیا! خدا کی پناہ! توبہ! توبہ! ''بَہُت گندا گانا بج رہا تھا!'' ولید میری اِس حرکت پر سخت ناراض ہوا * اور ''اُس کے منہ سے گالیاں نکل گئیں'' خیر میں نے اُس کو ٹھنڈا کر لیا۔ زید: یار! بات تو تشویش ناک ہے۔ مگر بندہ کام کا ہے، اس کا مَدَنی ماحول میں رہنا ہمارے لئے مفید ہے، آؤ دونوں چل کر اس کو سمجھاتے ہیں، اُس کو بولیں گے، * بھائی! بھلے داڑھی منڈوا دو، شادی کے بعد رکھ لینا * شادی میں میوزیکل'' فنکشن بھی O.K. کر دو * گھر والوں کے جائز ناجائز سب مُطالبے پورے کر لو مگر مَدَنی ماحول مت چھوڑنا کیوں کہ ہم کو پتا ہے کہ مدنی ماحول سے جو الگ ہو جاتا ہے وہ بَہُت گناہوں میں پڑ جاتا ہے! آؤ چلتے ہیں اور سمجھاتے ہیں یہ کہہ کر غیبتوں، بدگمانیوں، عیب دریوں اور خِیانتوں کے گناہوں کے ٹوکرے سر پر رکھ کر داڑھی مُنڈوانے، میوزیکل فنکشن کرنے اور گھر والوں کے ناجائز مطالَبات مان لینے کے مشورے دینے کی بُری بُری نیّتوں کے ساتھ دونوں اسلامی بھائی ولید کو سمجھانے کی نیکی کمانے کیلئے روانہ ہوتے ہیں۔

(غیبت کی تباہ کاریاں ص ۴۱۸ تا ۴۲۷)

---

(09): "غیبت کے بارے میں سوال جواب"

www.farzuloom.net

غیبت کے بارے میں سوال جواب اور دیگر اہم معلومات

دُرُود شریف کی فضیلت

اللہ کے مَحبوب، دانائے غُیُوب، مُنَزَّہٌ عَنِ الْعُیُوب عَزَّوَجَلَّ و صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم کا فرمانِ حقیقت نشان ہے: تمہارے دِنوں میں سب سے افضل دن جُمُعہ ہے، اسی دن حضرتِ سیِّدُنا آدم صَفِیُّ اللہ پیدا ہوئے، اِسی میں ان کی روح مبارکہ قبض کی گئی، اسی دن صور پھونکا جائے گا اور اسی دن ہلاکت طاری ہو گی لِہٰذا اس دن مجھ پر دُرُودِ پاک کی کثرت کیا کرو کیونکہ تمہارا دُرُود پاک مجھ تک پہنچایا جاتا ہے۔ صحابہ کرام عَلَیْھِمُ الرِّضْوان نے عرض کی: یارسولَ اللہ عَزَّوَجَلَّ و صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلَّم! آپ کے وِصال کے بعد دُرُود پاک آپ تک کیسے پہنچایا جائے گا؟ ارشاد فرمایا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے انبیائے کرام عَلَیْھِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام کے اجسام کو کھانا زمین پر حرام فرمایا ہے۔ (سُنَنِ ابوداود، ج ۱ ص ۳۹۱ حدیث ۱۰۴۷)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ تعالٰی علٰی محمَّد

سُوال: غیبت کیا ہے؟

جواب: کسی کے بارے میں اُس کی غیر موجودگی میں ایسی بات کہنا کہ اگر وہ سُن لے یا اُس کو پہنچ جائے تو اُسے ناگوار معلوم ہو۔

سُوال: اگر وہ بات اُس میں موجود ہو تو؟

جواب: جبھی تو غیبت ہے اگر موجود نہ ہو پھر بھی ایسی بات اُس کی طرف منسوب کر دی تب تو یہ غیبت سے بھی بڑا گناہ ہو گیا جس کو بہتان (الزام۔ تہمت) کہتے ہیں۔

سُوال: چغلی کسے کہتے ہیں؟

www.farzuloom.net

جواب: لوگوں میں فساد کروانے کے لئے اُن کی باتیں ایک دوسرے تک پہنچانا چغلی ہے۔ (شرح مُسلِم لِلنّووی ج ۲ ص ۱۱۲) شارح بخاری حضرت علامہ بدرالدین عینی علیہ رحمۃ اللہ القوی لکھتے ہیں کہ جمہور اسی تعریف کے قائل ہیں۔ (عُمدۃُالقاری ج ۱۵ ص ۲۰۹)

سُوال: کسی پر ''عیب کھولنا'' کب کہلائے گا؟

جواب: کسی کا عیب ایسے شخص کو بتانا جس کو پہلے سے معلوم نہ ہو۔

سُوال: جو پہلے ہی سے آگاہ ہو اُس کے آگے اُسی عیب کا تذکرہ کرنے میں کوئی حَرَج تو نہیں؟

جواب: کیوں حَرَج نہیں! بلا اجازت شرعی تذکرہ کیا گیا تو یہ بھی غیبت میں شمار ہوگا! یہ تھوڑے ہی ہے کہ جس کی ایک بار کسی مُعاملے میں غیبت کر لی بس اب زندگی بھر چھٹّی ہو گئی اور آئندہ کیلئے اُس بات میں اس کی غیبت کرنا جائز ہو گیا!

سُوال: دو افراد نے آپس میں کسی کی غیبت کی اب اُس خامی کا آپس میں آئندہ دوبارہ تذکرہ کریں تو کیا وہ بھی غیبت ہے؟

جواب: کیوں نہیں! اگر ایک ہی بُرائی کا دونوں آپس میں ہزار بار تذکرہ کریں گے تو یہ ایک ہزار غیبتیں ہوں گی۔

غیبت کے جائز ناجائز ہونے کا کیسے پتا چلے؟

سُوال: غیبت سے بچنا سننے کے مقابلے میں آسان لگتا ہے۔ کیوں کہ غیبت کی جائز صورَتیں بھی ہیں، پتا کیسے چلے کہ سامنے والا جائز غیبت کر رہا ہے یا ناجائز؟

جواب: اکثریت کا حال یہ ہے کہ صِرف بولنے کی خاطر بولتی ہے اور اَغلب یعنی غالِب ترین مُعاملات ایسے ہیں کہ جن میں سامنے والا محض بُرائی بیان کرنے کیلئے ہی غیبت کر رہا ہوتا ہے۔ پھر بھی جب تک یقینی کیفیت

نہ ہو اُس وقت تک فیصلہ نہ سنا دیا جائے، اگر کبھی دورانِ گفتگو غیبت کی ابتدا ہو اور آپ کی بات سنی جاتی ہو تو مُتَکَلِّم (یعنی بولنے والے) سے نرمی کے ساتھ پوچھ لیجئے کہ معذرت کے ساتھ عرض ہے کہ جو بات آپ کرنے لگے ہیں وہ غیبت کی طرف جارہی ہے اگر آپ کے نزدیک اس غیبت کرنے کا کوئی صحیح مقصد ہے تو بتا دیجئے! اس سوال کے بعد اِنْ شَاءَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ بات واضح ہو جائے گی۔

کیا غیبت سنتے ہی سامنے والے کو گنہگار سمجھ لیا جائے

سُوال: کیا کسی کو غیبت کرتا دیکھ کر فوراً اُس کو گنہگار سمجھ لیا جائے کہ بس اب تو یہ فاسِق ہو گیا۔

جواب: چونکہ غیبت کے جواز کی بھی صورتیں موجود ہیں لہٰذا جب تک غیبت کی واضح صورت مُتَعَیَّن نہ ہو جائے اُس وقت تک مُتَکَلِّم (یعنی کلام کرنے والے) کو گنہگار نہیں ٹھہرا سکتے۔ جس کی بات سنی جاتی ہو وہ ایسے موقع پر اَحسن انداز میں اُسی سے اُس کی جانے والی غیبت کا سبب دریافت کر لے، اِنْ شَاءَاللّٰہ عَزَّوَجَلَّ بات واضح ہو جائے گی، اگر جائز ناجائز کی صورت طے نہ ہو پا رہی ہو تو یوں کہہ دیا جائے کہ چُونکہ آپ کی بات کے اندر گناہ بھری غیبت میں جا پڑنے کا خدشہ ہے لہٰذا اِس سے احتیاطاً توبہ کر لیتے ہیں اور پھر توبہ کر لیجئے، بات بدل دیجئے۔

جائز سمجھ کر سن لے پھر پتا چلے کہ یہ ناجائز غیبت تھی تو۔۔۔؟

سُوال: کسی نے غیبت شُروع کی اور سننے والا سمجھا کہ یہ جائز صورت ہے لہٰذا وہ توجُّہ سے سنتا رہا مگر بعد کو پتا چلا کہ وہ تو یوں ہی ''بھڑاس'' نکال رہا تھا، یعنی وہ گناہ بھری غیبت تھی کیا سننے والا بھی گنہگار ہو گیا؟

جواب: اگر قرائن و سِیاقِ گفتگو یعنی بات چیت کے انداز وغیرہ سے ''جائز غیبت'' ہونا سمجھ میں آرہا تھا اِس لئے سُن لی تھی تب تو سن نے والا گنہگار نہیں اور اگر قرائن سے گناہ بھری غیبت ہونا ظاہر تھا مگر سنتا رہا تو گنہگار ہے، اور اگر جائز ناجائز کا فیصلہ نہیں کر پا رہا تھا تب بھی سننا مُمنوع کہ آج کل بات چیت میں کی جانے والی غیبتوں کا راجح یعنی غالب پہلو گناہوں بھرا ہی ہوتا ہے۔ تو یا تو یہ صورت بنے گی کہ کچھ غیبتیں جائز والی ہوں گی اور کچھ ناجائز والی تو نتیجہ یہی نکلے گا کہ گنہگار بہر حال ہو جائیں گے اور یا ''شک'' کی صورت بنے گی یعنی یا جائز ہے یا ناجائز ہے یوں دونوں طرف برابر برابر ذِہن جا رہا ہو گا، بہَر حال جہاں جائز و ناجائز کا فیصلہ نہ ہو پا رہا ہو وہاں بھی غیبت سننا ممنوع ہی رہے گا کہ یہاں کم سے کم دَرَجہ مُشتَبِہات (مُش۔تَبِ۔ہات یعنی مشکوک چیزوں) کا بنتا ہے اور حدیثِ پاک میں اس سے بھی بچنے کا حکم فرمایا گیا ہے کہ جس نے اپنے آپ کو مُشتَبِہات (یعنی شبہے والی چیزوں) سے بچالیا اس نے اپنی عزّت اور دین کو بچالیا۔

عوام جائز و ناجائز غیبت میں کیسے تمیز کریں؟

سُوال: اکثر عوام کے پاس اتنا علم ہی نہیں ہوتا کہ وہ ''جائز و ناجائز'' غیبت میں تمیز کر سکیں، ایسے میں کیا کیا جائے؟

جواب: آسان اور محتاط طریقہ سمجھانے کی میں نے کوشش کی ہے اور میں یہی کر سکتا ہوں، غیبت کے سارے اَحکام گھول کر پلا نہیں سکتا، دنیا کا ہر فن سیکھنے سے آتا ہے لوگ جب کوشش کرتے ہیں تو مشکل سے مشکل فن بھی سیکھ ہی لیتے ہیں اور ان کو سیکھنے کیلئے ملک بہ ملک کا سفر بھی کرنا پڑے تو کرتے ہیں تو وہ غیبت جس کے ضَروری
احکام سیکھنا فرض ہے اس کے لئے بھی خوب کوشش کرنی ہوگی، اگر فیضانِ سنّت جلد 2 کا باب ''غیبت کی تباہ کاریاں'' بار بار غور سے پڑھیں گے تو اِنْ شَاءَاللہ عَزَّوَجَلَّ کافی حد تک اِس ''فرض علم'' کو بھی حاصل کرلیں گے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ نے چاہا تو پھر ''جائز و ناجائز'' غیبت میں تمیز کرنا بھی آجائیگا۔

www.farzuloom.net

گھر میں غیبت سے کس طرح بچے؟

سُوال: آج کل گھروں کا ماحول کون نہیں جانتا، بہُت کم گھر ایسے ہونگے جہاں غیبتیں نہ ہوتی ہوں اور ہر اسلامی بھائی کی بات کا اپنے گھر میں اتنا وزن بھی نہیں ہوتا کہ وہ گھر والوں کو غیبتوں سے روک سکے، ایسی صورت میں کیا کیا جائے؟

جواب: واقعی حالات ناگُفتہ بہ ہیں، بِالفرض دوسروں کو بچانا ممکن نہیں تب بھی خود کو تو بچانے کی ترکیب کی جا سکتی ہے، گھر میں غیبتیں ہو رہی ہیں اِس لئے مجبوری سمجھ کر دلچسپی کے ساتھ خود بھی شریک ہو گیا تو گنہگار ہو گا۔ لہٰذا جو روکنے پر قادِر ہو اُس کے لئے ضَروری ہے کہ روکے اور جو قدرت نہیں رکھتا، وہ ایسے موقع پر وہاں سے ہٹ جائے۔ اگر کبھی ایسا پھنس گیا کہ ہٹ بھی نہیں سکتا تو بات بدلنے کی کوشش کرے، اِس کی بھی ترکیب ممکن نہیں اور بھی کوئی صورت خَلاصی کی نظر نہیں آتی تو دل میں بُرا جانے اور غیبتوں کی طرف سے توجُّہ ہٹانے کی بھرپور کوشش کرے۔ گھر میں مَدَنی ماحول بنانے کیلئے فیضانِ سنّت جلد 2 کے باب ''غیبت کی تباہ کاریاں'' کے درس کا سلسلہ اِنْ شَاءَاللہ عَزَّوَجَلَّ بے حد مفید رہے گا۔ جب گھر والے غیبت کی تباہ کاریوں سے باخبر ہوں گے تو اِنْ شَاءَاللہ عَزَّوَجَلَّ بچنے کا ذِہن بنے گا اور اس طرح ایک نہیں ہزار فتنوں سے اِنْ شَاءَاللہ عَزَّوَجَلَّ محفوظ ہو کر گھر اَمن کا گہوارہ بن جائیگا۔

دعوتِ اسلامی کو جاہلوں کا ٹولہ کہنا کیسا؟

سُوال: ایک شخص نے مجھ سے کہا کہ دعوت اسلامی میں مت جاؤ یہ جاہلوں کا ٹولہ ہے! اس شخص نے یہ کہہ کر غیبت کی یا نہیں؟

جواب: غیبت مُتَعَیَّن و معلوم شخص یا اشخاص میں موجود عیب یا برائی کو پیٹھ پیچھے بیان کرنے کو کہتے ہیں۔ لہٰذا مذکورہ جملہ غیبت نہیں کہلائے گا کیونکہ اس میں مُعَیَّن فرد یا افراد کا تذکرہ نہیں ہے۔ ہاں اگر قائل کی نیّت دعوت اسلامی کے ہر فرد کو جاہل کہنے کی ہے تو البتّہ غیبت ہوئی اور ایک فرد کی نہیں ان تمام مسلمانوں

www.farzuloom.net

کی ہوئی جو جاہل ہیں اور اس میں شامل ہیں۔ چونکہ ہر ہر فرد کو جاہل کہا گیا ہے اور فی الحقیقت دعوتِ اسلامی جاہلوں کا ٹولہ نہیں ہے کہ اس میں ہزاروں علماء کرام کَثَّرَھُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ ایسوں کی کثرت فرمائے۔اٰمین) بھی شامل ہیں تو اگر اُس نے یہ جانتے ہوئے بھی ہر ہر فرد کو جاہل کہنے کی نیّت سے دعوت اسلامی کو جاہلوں کا ٹولہ کہا ہے تو ان عُلَماءِ کرام کی توہین بھی ہوئی اور ان پر جہالت کی تُہمت بھی۔ شخصِ مذکور کا یہ کہنا کہ دعوتِ اسلامی میں مت جاؤ اگر بلا کسی مصلحتِ شرعی ہے تو یہ نیکی سے روکنا ہے اور روکنے والا اس حکمِ قرانی: مَّنَّاعٍ لِّلۡخَیۡرِ مُعۡتَدٍ اَثِیۡمٍ ﴿۱۲﴾ (پ۲۹ القلم: ۱۲)

(ترجَمۂ کنزالایمان: بھلائی سے بڑا روکنے والا حد سے بڑھنے والا گنہگار) میں داخل ہے۔

بہت سارے مسلمانوں کی اکٹھی ایذاء

سُوال: دعوتِ اسلامی کو جاہلوں کا ٹولہ کہنے والے کی نیّت اگر معلوم نہ ہو کہ آیا اُس نے ایک ایک فرد کو جاہل کہا ہے یا کیا، اور اگر اُس پر غیبت کا حکم نہیں لگے گا تو کیا اِس طرح کا جُملہ کہنا جائز ہے؟

جواب: غیبت کی ایک مخصوص تعریف ہے لہٰذا جو کلمہ یا اشارہ وغیرہ اُس تعریف کے تحت داخل ہو وُہی غیبت ہے مگر جو بات غیبت نہیں ہے اِس کا بے غُبار ہونا ضَروری بھی نہیں۔ مذکورہ جُملے میں ایذائے مسلم کا پہلو نُمایاں ہے مگر اس کی بعض صورَتیں ہیں مَثلاً (۱) اگر دعوتِ اسلامی کے دو مخالفین یا دعوتِ اسلامی سے غیر مُتَعَلِّقہ دو افراد آپس میں بیٹھے یہ جملہ کہتے ہیں تو یہاں ایذاء رسانی کا گناہ نہیں ہو گا لیکن اس میں باعمل مسلمانوں کے ایک بَہُت بڑے طبقے کے بارے میں جھوٹ یا تُہمت یا تحقیر واِستہزاء (یعنی ان کو حقیر سمجھنے اور اُن کا مذاق اُڑانے) کا پہلو بھی موجود ہے اور یہ سب اُمُور حرام اور جہنَّم میں لیجانے والے کام ہیں لہٰذا یہ جُملہ یا اس سے ملتے جُلتے جملے کہنے والے اور سن کر تائید کرنے والے اپنی آخِرت کی ضَرور ضَرور ضَرور فکر کریں (۲) کوئی دعوتِ اسلامی والا یا دعوتِ اسلامی کا مُحِبّ (یعنی اہلِ محبت) موجود ہے اور اس کے سامنے کہا کہ دعوتِ اسلامی جاہلوں کا ٹولہ ہے تو یہ اُس دعوتِ اسلامی والے یا اہلِ محبت کی دل آزاری ہے اور (۳) اگر دس

www.farzuloom.net

اسلامی بھائی یا سو اسلامی بھائی بیٹھے ہوئے تھے اور ان سے یہ جملہ کہا اور سب کو اِطلاع ہوئی تو سب کی اِیذاء رسانی اور دل آزاری کا گناہ ہوا اور بے شک مسلمان کی تَحقیر (یعنی اُس کو حقیر جاننا) یا اُس کا مذاق اُڑانا اور دل دُکھانا حرام اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے۔ بَحر و بَر کے بادشاہ، دو عالم کے شَہَنْشاہ، صاحِبِ مَجد و جاہ، اُمّت کے خیر خواہ، آمِنہ کے مہر و ماہ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلَّم ورضی اللہ تعالیٰ عنہا کا فرمانِ عبرت نشان ہے: مَنْ اٰذٰی مُسْلِمًا فَقَدْ اٰذَانِیْ وَمَنْ اٰذَانِیْ فَقَدْ اٰذَی اللّٰہ۔ یعنی جس نے (بِلاوجہِ شَرعی) کسی مسلمان کو اِیذاء دی اُس نے مجھے اِیذاء دی اور جس نے مجھے اِیذاء دی اُس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کو اِیذاء دی۔

(اَلْمُعْجَمُ الْاَوْسَط لِلطّبرانی ج ۴ ص ۳۸۶ حدیث ۳۶۰۷)

اجتماعی دل آزاریوں کے 12 جملوں کی مثالیں

بیان کردہ صورَتوں کی روشنی میں ایک یا بہت سارے مسلمانوں کیلئے ایذاء کا باعث بن سکنے والے جُملوں کی 12 مثالیں مُلاحظہ ہوں: *پولیس والے رِشوت خور ہوتے ہیں *پولیس والے اپنے باپ کو بھی نہیں بخشتے *فُلاں قبیلے والوں کا پیشہ ہی چوریاں کرنا ہے *فُلاں ذات کے لوگ سود خور ہوتے ہیں *فُلاں خاندان کے افراد پنج (یعنی کمینے) ہوتے ہیں *فُلاں برادری والے بزدِل ہوتے ہیں *مدنی چینل بس ایسا ہی ہے *فُلاں مدرَسے یا فُلاں ادارے کے مدارِس کا مِعیارِ تعلیم صحیح نہیں *فُلاں قبیلے کے لوگ جھگڑالو ہوتے ہیں *انکم ٹیکس آفیسر رشوت کے بِغیر قابو نہیں آتے *فُلاں قوم والوں سے تعلُّقات مت بڑھانا یہ فراڈی ہوتے ہیں *مارواڑ (ہند) کے باشندے کنجوس ہوتے ہیں جبھی تو یہ محاورہ بنا: ''فلاں کنجوس مارواڑی ہے''

سُوال کرنے والے کے بھولنے پر ہنسنا

سُوال: مَدَنی مذاکرے یا مدرَسے کے دَرَجے میں ایک اسلامی بھائی سُوال پوچھنے کیلئے کھڑے ہوئے مگر گھبرا گئے اور سُوال کا کچھ حصّہ بھول گئے اس پر بعضوں کو ہنسی آنے لگی مگر انہوں نے ایک دم خود پر قابو پا لیا، بعض بے اختیار ہنس پڑے، بعض ہنس ہنس کر لطف اندوز ہو رہے تھے، اور سائل کے پیچھے بیٹھنے والوں میں سے ایک نے مسکرا کر دوسرے کی طرف دیکھا اور سائل کی طرف کچھ اس طرح آنکھوں سے اشارہ کیا کہ دیکھو

www.farzuloom.net

تو کیسا پریشان ہو رہا ہے !اِس پر دوسرے نے بھی مسکرا کر اسی طرح کا اشارہ کیا۔ان سب کے بارے میں کیا حکم ہے؟

جواب: جنہوں نے ہنسی روکی وہ بَہُت اچھے رہے، جو بے اختیار ہنس پڑے وہ بھی بے قُصور ہیں، قصداً ہنسنے اور لطف اندوز ہونے والے جان بوجھ کر سائل کی دل آزاری کا باعِث بنے اور پیچھے سے آنکھوں ہی آنکھوں میں طنزیہ اشارے کرنے والوں نے غیبت کا ارتِکاب کیا۔ جان بوجھ کر دل آزاری کا باعِث بن نے والے توبہ کے ساتھ ساتھ سائل سے مُعاف بھی کروائیں، غیبت کرنے والے توبہ کریں اور اگر توبہ سے پہلے ہی سائل کو پتا چل گیا ہو تو اُس سے مُعاف بھی کروائیں۔

اس کتاب کے بارے میں وَسوسہ

سُوال: بکثرت لوگ گناہوں اور بُرائیوں سے اس خوف کی وجہ سے بچ جاتے ہیں کہ دیکھنے والا کیا کہے گا یا یہ کسی اور کو جا کر بتادے گا، یا لوگوں میں یہ بات پھیل جائے گی تو میری بے عزّتی ہوگی۔فیضانِ سنّت جلد 2 کا باب ''غیبت کی تباہ کاریاں'' عام ہو جانے میں کہیں ایسا نہ ہو کہ چُھپ کر گناہ کرنے والوں کا دل کُھل جائے کہ میرے گناہ پر مُطّلع ہونے والا اب تو کسی سے جا کر میری غیبت کریگا ہی نہیں اور یوں وہ اُس گناہ کو مستقِلًا اِختیار نہ کرلیں یا اپنی اصلاح کی کوشش میں سُستی نہ کریں یا سِرے سے کوشش ہی تَرک نہ کردیں، کیا اِس طرح گناہوں میں دلیری بڑھ نہیں جائے گی؟مَثَلاً اگر کوئی اپنی زوجہ کو بِغیر اجازتِ شرعی مارنے پیٹنے کا عادی ہو اور وہ اسلامی بہن غیبت کے ڈر سے کسی سے تذکرہ نہ کرے تو کیا یہ شوہر ''ظالِم '' سے ''اَظلَم'' (یعنی بَہُت زیادہ ظُلم کرنے والا) نہیں بن جائے گا؟ یا کوئی اسلامی بھائی جماعت واجِب ہونے کے باوُجود گھر میں نَماز پڑھ لیتا ہو اور اُسے یہ پتا ہو کہ میرا بھائی کسی اور کے سامنے میرا عیب نہیں کھولے گا تو کیا وہ گھر پر نَماز پڑھنے ہی کو اپنی عادتِ ثانیہ نہیں بنا لے گا؟

جواب: اوّل تو یہ بات ذِہن میں رکھئے کہ ''غیبت کی مذمّت'' دعوتِ اسلامی والوں کی ایجاد نہیں،اِس کی تو پچھلی شریعتوں میں بھی مُمانَعت تھی نیز قراٰنِ کریم واحادیثِ مبارکہ میں بھی اِس کی مخالَفت بشِدّت موجود

www.farzuloom.net

ہے، غیبت کے ضَروری احکام جاننا ہر عاقِل بالغ مسلمان پر فرضِ عین ہے ،جو نہیں جانتا وہ گنہگار اور نارِ دوزخ کا حقدار ہے۔ غیبت کے مسائل میں کافی تفصیل ہے۔ مُطلقاً یعنی کسی بھی صورت میں کسی کا عیب کھول ہی نہیں سکتے ایسا نہیں، غیبت کی جائز صُورَتیں بھی موجود ہیں جن کا پیچھے بیان گزر چکا۔ کہیں عیب اور عیبی کی نوعیت کا اعتبار ہے تو کہیں عیب کھولنے والے کی نیّت پر حکمِ شرعی کا انحصار ہے۔ اب مَثَلاً شوہر واقعی ظُلم کرتا ہے اور بیوی اِس سے نَجات پانے کی نِیّت سے صِرف ایسے فرد سے اُس ظُلم کا تذکرہ کرتی ہے جو اُسے ظُلم سے چُھڑا سکتا ہے تو یہ '' جائز غیبت '' ہے۔ اِسی طرح بلاعُذر بِغیر جماعت نَماز پڑھنے والے کا بھائی اگر اُسے سمجھانے پر قادِر نہیں اور کسی قدرت رکھنے والے سے اس نیّت سے ذِکر کرتا ہے کہ وہ اِس کو سمجھائے یا اِس نیّت سے کسی پر اظہار کرتا ہے تاکہ بھائی شرمندہ ہو کر ترکِ جماعت کے گناہ سے باز آجائے تو یہ بھی '' جائز غیبت '' بلکہ ثواب کا حقدار بنانے والی غیبت ہے۔

بدگُمانی مت کیجئے

باقی رہی یہ بات کہ غیبت نہ کرنے والے کی وجہ سے بعض لوگ گناہوں پر دلیر ہو جائینگے تو یہ شیطانی وسوسہ ہی ہے اور اِس کی وجہ سے شرعی اَحکام سے مسلمانوں کو جاہِل نہیں رکھا جا سکتا بلکہ مُعَیَّن مسلمانوں کے بارے میں قَرائنِ واضِحہ (یعنی صاف صاف علامات) نہ ہونے کے باوُجود اگر یہ ذِہن بنالیا کہ فُلاں فُلاں اب گناہوں پر دِلیر ہو جائے گا تو یہ بد گُمانی ہے جو کہ حرام ہے۔

فتاوٰی رضویہ میں ایک وسواسی کی گوشمالی

میرے آقا اعلیٰحضرت، اِمامِ اَہلسنّت، ولیٔ نعمت، عظیمُ البَرَکت، عظیمُ المَرتَبت، پروانۂ شمعِ رِسالت، مُجدِّدِ دین وملّت، حامیٔ سنّت، ماحیٔ بِدعت، عالِمِ شَرِیعت، پیرِ طریقت، باعثِ خَیر وبَرَکت، حضرتِ علامہ مولیٰنا الحاج الحافِظ القاری شاہ امام اَحمد رضا خان علیہ رحمۃُ الرَّحمٰن کی بارگاہِ عالی شان میں ایک ایسے شخص کے بارے میں سُوال ہوا جو کہ کہتا تھا کہ میں تو آج کل کی دعوتوں میں نہیں جاتا کیونکہ اکثر دعوتیں دِکھاوے اور ریاکاری کی ہوتی ہیں اور لوگ رزق یعنی کھانے کی بھی کافی بے حُرمتی کرتے ہیں۔ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے

www.farzuloom.net

اِس سُوال کاجو کچھ جواب ارشاد فرمایا اُس کالُبِّ لُباب ہے: قَبولِ دعوت سنَّت ہے۔ کسی مُعَیَّن یعنی مخصوص مسلمان کیلئے بِغیر قرائنِ واضِحہ کے (یعنی صاف صاف علامتوں کے بِغیر) یہ سمجھ لینا کہ اِس نے ناموری اور رِیا کیلئے یہ دعوت کی ہے ایسی بد گمانی حرامِ قَطعی ہے۔ اگر کہیں حُبُوبِ طعام (یعنی کھانے کے دانوں اور غذا کے اجزاء) کی بے اَدَبی ہوتی بھی ہے تو اِس شخص کو چاہیے کہ بے اَدَبی کرنے والوں کو سمجھائے اگر وہ لوگ نہ مانیں تو وبال اُنہیں لوگوں پر ہے۔ حضرتِ سیِّدُنا امام ابوالقاسِم صَفار علیہ رحمۃ اللہ الغفار فرماتے ہیں: ''میں اج کل دعوت میں جانے کی کوئی نیّت نہیں کرپاتا سوائے اس کے کہ نمک دانی روٹی پر سے اٹھاؤں گا۔'' اعلیٰ حضرت ''فتاوٰی ہندیہ'' کے حوالے سے مزید فرماتے ہیں: روٹی اور چپاتی پر پیالوں کا رکھنا دُرُست (یعنی مناسب) نہیں الخ مزید فرماتے ہیں: اگر یہ شخص نَہیِ عَنِ الْمُنْکَر یعنی بُرائی سے منع کرنے کی نیّت سے جائے گا تو ثواب پائے گا۔ (تفصیل کیلئے دیکھئے فتاوٰی رضویہ ج۲۱ ص ۶۷۲ تا ۶۷۴)

دعوت میں جانے کیلئے اچھّی اچھّی نیّتیں کرلینی چاہیں

روٹی پر سے نمک دانی اٹھانے کی نیّت سے جانے والے بُزُرگ کے عمل سے یہ سیکھنے کو ملا کہ دعوت میں جانے کیلئے اِس طرح کی اچھّی اچھّی نیّتیں کی جاسکتی ہیں کہ وہاں اگر کسی کو کھانا ضائع کرتا یا کوئی کام خلافِ سنَّت کرتا پاؤں گا تو نیکی کی دعوت دینے کا ثواب کماؤں گا اور یہ بھی معلوم ہوا کہ روٹی پر نمک دانی، چاٹ مَصا لحے کی شیشی، سالن یا رائتے کا پیالہ یا اچار چٹنی کی پیالی رکھنی مناسب نہیں۔ دعوت میں جانے نہ جانے کی بعض صورتیں بھی ہیں مثلاً معلوم ہے کہ وہاں گانے باجے ہوں گے اور اس کے جانے سے نہ یہ بند ہوں گے نہ ہی یہ ان کو روک سکتا ہے تو اب دعوت میں جانے کی شریعت میں اجازت نہیں۔ (تفصیلات جاننے کیلئے دعوتِ اسلامی کے اِشاعتی ادارے مکتبۃُ المدینہ کی مطبوعہ 312 صَفحات پر مشتمل کتاب، ''بہارِ شریعت'' حصّہ 16 صَفحہ 31 تا 38 پر ''ولیمہ اور ضیافت کا بیان'' پڑھ لیجئے یا کم از کم صَفحہ 35 سے مسئلہ نمبر ا۔ ۲۔ ۳ مُلاحَظہ فرمالیجئے) (غیبت کی تباہ کاریاں ص ۴۳۸ تا ۴۴۸)

www.farzuloom.net

----

(10):"ریکاری کی 80 مثالیں"

(جو مثالیں پیش کی جارہی ہیں وہ اگرچہ رِیاکاری ہی کی ہیں تاہم کئی جگہ نیّت کے فرق سے اَحکام میں تبدیلی ہو سکتی ہے)

نَماز کے مُتَعلّق رِیاکاری کی 11 مثالیں

نَماز کے مُتَعلّق رِیاکاری کی 11 مثالیں

(1) کسی شخص کا اس لئے پابندی سے نماز پڑھنا کہ لوگ اس کو پکّا نمازی کہیں۔

(2) کسی حافظ کا تراویح میں اِس لئے "مُصلّی سنانا" یعنی قراٰنِ کریم پڑھنا کہ پیسے ملیں گے۔

(3) اپنی شادی والے دن یا گھر میں میّت کے موقع پر سنّتوں بھرے اجتِماع میں حاضِری دینا یا باجماعت نَماز کی پابندی کرنا یا صدائے مدینہ لگانا (یعنی مسلمانوں کو نَمازِ فجر کیلئے جگانے کیلئے گھر سے نکلنا) تاکہ لوگ اَش اَش کریں کہ واہ بھئی! ایسے موقع پر بھی اِس نے ان نیک کاموں کی چُھٹی نہیں کی! (خواہ اس کے علاوہ بلا تکلُّف ناغے ہوتے ہوں!)

(4) لوگوں کو مُتأثّر کرنے کیلئے اُن کے سامنے اطمینان اور خُشُوع و خُضُوع کے ساتھ نَماز پڑھنا۔

(5) اگر بڑی رات کے اجتِماعِ ذِکر و نعت میں شب بیداری کرنے یا کسی رات تہجُّد پڑھنے کا موقع ملے تو دن میں لوگوں کے سامنے اِس لئے آنکھیں ملنا یا انگڑائیاں وغیرہ لینا کہ سب کو پتا چل جائے کہ یہ رات سویا نہیں بلکہ نیکیوں کیلئے جاگتا رہا ہے۔

(6) دوسروں کی موجودَگی میں اس لئے اِشراق و چاشت اور اوّابین و تہجُّد ادا کرنا تاکہ لوگ نفلیں پڑھنے والا تسلیم کریں۔

(7) کسی کیلئے لوگوں کا حسنِ ظن ہو کہ یہ تہجّد گزار اور نفل روزوں کا عادی ہے۔ جبکہ حقیقتًا ایسا نہ ہو مگر اسکے سامنے کوئی ان خصوصیّات کے ساتھ تعارف کروائے تو یہ اِس نیّت کے ساتھ مسکرا کر سر جھکا لے کہ ان پر میری نیکوکاری کا تاثُّر (تَ۔اَث۔ثُر) قائم رہے۔

قائم رہے۔ (8) تہجُّد میں اٹھنے کی سعادت ملنے پر اس لئے زور زور سے کھانسنا یا ایسے معاملات کرنا کہ زوجہ یا گھر کے دیگر افراد جاگ جائیں اور دیکھ کر مُتاَثِّر (مُ۔تَ۔اَث۔ثِر) ہوں کہ اَوہو! یہ تہجُّد کے لئے اٹھا ہے!

(9) نَماز کے بعد مسجِد میں اس لئے دیر تک ٹھہرا رہنا کہ لوگ نیک آدمی قرار دیں۔

(10) نَماز میں پہلی صَف کا اِس لئے اہتمام کرنا کہ لوگ مُتاَثِّر ہوں، تعریف کریں۔

(11) اپنی پہلی صَف یا جماعت رہ جانے پر لوگوں کے سامنے اظہارِ افسوس کرنا تاکہ لوگ مُتاَثِّر ہوں اور اِس کو پہلی صف اور جماعت کا حریص سمجھیں۔

مُبلّغین کے لئے رِیاکاری کی 18 مثالیں

مُبلّغین کے لئے رِیاکاری کی 18 مثالیں

(1) اِجتماع وغیرہ میں اس لئے بیان کرنا کہ لوگ اِس کے بیان کی تعریف کریں اور اچّھا مبلّغ کہیں۔

(2) مبلّغ کا بیان کے دَوران دل پر چوٹ کرنے والے جُملے گرجدار آواز میں بولنا یا پُر جوش انداز میں اشعار پڑھنا تاکہ سامِعین تعریفی انداز میں نعرہ لگائیں، بلند آواز سے سبحٰن اللہ کہیں، واہ واہ! مرحبا! کہکر داد دیں، بیان کی تعریف کریں، شُعلہ بیان مبلّغ کہیں۔

(3) بیان میں اِس لئے عمدہ جُملے، دقیق الفاظ، عَرَبی و انگریزی مقولے وغیرہ شامِل کرنا کہ لوگ پڑھا لکھا سمجھیں اور اِس سے مُتاَثِّر ہوں۔

(4) سُننے والے اُسے راہِ خدا عزوجل میں قربانیاں دینے والا تصوُّر کریں اس لئے بیان کے آغاز میں مبلّغ کا مَثَلًا اِس طرح کے کلمات کہنا: میں 6 دن سے مسلسل سفر پر ہوں، اس وقت بھی 13 گھنٹے کا سفر کرکے یہاں پہنچا ہوں، بہُت تھکا ہوا ہوں، ابھی کھانا بھی نہیں کھایا مگر بیان کرنے حاضِر ہو گیا ہوں وغیرھا۔

(5) اسلامی بھائیوں کو مثلاً اِس طرح کہنا: میں تو 25 ماہ سے مَدَنی قافِلے کا مسافِر ہوں، وقفِ مدینہ ہوں، اِسی روز سے روزانہ بیان کر رہا ہوں، آج کل کئی روز سے مسلسل مَدَنی مشوروں کی ترکیب ہے، ہر ماہ دو (یا چار) مَدَنی قافِلوں میں تین تین دن کیلئے سفر کر رہا ہوں، اتنے برس سے ہر ماہ تین روزہ مَدَنی قافِلے میں سفر کی ترکیب ہے اور اِن باتوں کا سبب لوگوں میں عزّت بنانا ہو کہ خوب شاباش ملے، اسلامی بھائی اِس کی مثالیں دیں، دین کیلئے خوب قربانیاں دینے والا کہیں۔

(6) جوش میں آکر ایک ہی دن میں فیضانِ سنّت سے پچاس یا سو بار درس دے ڈالنا تاکہ خوب واہ واہ ہو، حوصلہ افزائی کے نام پر تعریف ہو، دعوتِ اسلامی کے بڑے ذمّے داران سے پیٹھ تھپکوانے اور تحفے پانے کی ترکیب ہو۔

(7) کسی بڑی شخصیّت کے سامنے سنّتوں بھرا بیان کرنے کا موقع ملے تو خوب بنا سنوار کر عُمدگی سے بیان کرنا تاکہ وہ اس سے مُتاثِّر ہو، اِس کی تعریف کرے۔

(8) مبلّغ کا سیاسی، حُکومتی یا دُنیوی شخصیّات کے ساتھ مُراسِم رکھنا تاکہ لوگوں کو معلوم ہو یا خود بتا سکے کہ فُلاں فُلاں شخصیّت مجھ سے مُتاثِّر ہے، یہ لوگ مجھے دعاؤں کا کہتے ہیں، فُلاں نے تو میرے ہاتھ چوم لئے، ان کے یہاں میرا بڑا احترام ہے۔

(9) کسی مبلّغ کا ترکیبیں بنانا کہ کسی طرح کوئی افسر یا وزیر وغیرہ اُن کے گھر آجائے تاکہ لوگوں پر ظاہِر ہو کہ بھئی! بڑے بڑے لوگ اِس کے عقیدت مند ہیں اِس سے دعا کروانے یا بَرَکت حاصِل کرنے کیلئے حاضِر ہوتے ہیں۔

(10) کسی دُنیوی بڑی شخصیّت کو اِس لئے اصلاح کی بات کہنا یا خطا پر ٹوکنا کہ لوگوں پر یہ اثر پڑے کہ واہ بھئی واہ! یہ تو بڑے بڑوں سے مَرعُوب نہیں ہوتا اور حکمِ شریعت بیان کرنے میں کسی کا بھی لحاظ نہیں کرتا۔

(11) کسی بڑے آدمی کو داڑھی رکھوادی یا بدنام شخص کو توبہ پر آمادہ کر لیا تو اپنی ذات سے مُتاثِّر کرنے کیلئے بیان میں یا اسلامی بھائیوں میں اپنے اِس کارنامے (یا مَدَنی بہار) کا تذکرہ کرنا۔ (12) لوگوں میں بیٹھے ہوئے یا دورانِ بیان یا گفتگو کرتے ہوئے اِس لئے نگاہیں نیچی رکھنا کہ دیکھنے والے مُتاثِّر ہوں، حیا سے نظریں

www.farzuloom.net

جھکانے والا اور آنکھوں کا قفلِ مدینہ لگانے والا کہیں۔ (خواہ جب لوگوں سے جُدا ہو تو آنکھیں ہر طرف گھومتی، پھرتی اور خوب بھٹکتی ہوں)

(13) تنہائی میں خاشِعانہ نَماز پڑھے یا نگاہیں نیچی رکھنے کی مَشق کرنا تاکہ دوسروں کی موجودگی میں بھی نَماز میں خُشوع قائم رہے، نگاہیں نیچی رکھ سکے اور لوگوں کے دلوں میں مقام بنا سکے۔ (یہ دُوگنی رِیا ہے یعنی تنہائی والی مَشق بھی رِیا ہے کہ اِس کا مقصود رِضائے الٰہی نہیں، بندوں پر اپنی پارسائی کا سکّہ جمانا ہے)

(14) پابندی سے فکرِ مدینہ کرتے ہوئے مَدَنی اِنعامات کی خانہ پُری کرنے اور دوسروں پر مَدَنی انعامات پر عمل کی تعداد ظاہر کرنے سے مقصود یہ ہو کہ اِس کی تعریف ہو، مثال دی جائے کہ فُلاں مَدَنی انعامات کا پکا عامل ہے، اُس کا اتنے اتنے مَدَنی انعامات پر عمل ہے۔

(15) کسی کا اِس لئے دین کی خدمت کرنا، مَدَنی قافِلوں میں سفر کرنا، دینی کاموں کیلئے خوب وَقت دینا اور اس کی خاطِر مَشقّتیں برداشت کرنا کہ لوگ اِس کی قربانیوں کی واہ واہ کریں، دینی کاموں کیلئے اِس کو خوب مُتحرک (مُ۔تَ۔حَر۔رِک، ACTIVE) تصوُّر کریں۔

(16) دُنیا کے مختلف مَمالِک کے اندر راہِ خدا میں اس نیّت سے سفر کرنا کہ اسلامی بھائی اِس کی قربانیوں کی داد دیں، اِس کی مثالیں بیان کریں، اس کو بینَ الاقوامی مبلّغ کہیں۔

(17) اِس لئے پابندی سے صدائے مدینہ لگانا یعنی لوگوں کو نَمازِ فجر کے لئے جگانے کیلئے گھر سے نکلنا کہ اس کی تعریف ہو کہ یہ نہ اندھیرے سے گھبراتا ہے، نہ کتّوں کے بھونکنے سے ڈرتا ہے، نہ ہی سردی اور بارِش کی پرواہ کرتا ہے نیز رات سونے میں چاہے کتنی ہی تاخیر ہو جائے یہ پھر بھی صدائے مدینہ کا ناغہ نہیں کرتا۔

(18) کسی کو نیکی کی دعوت اِس نیّت سے دینا کہ لوگ اسے مسلمانوں کا عظیم خیر خواہ تصوُّر کریں یا کسی کو بُرائی سے اس لئے منع کرنا کہ لوگ اس سے مُتأثِّر ہوں کہ "بڑا غیرت مند شخص ہے، بُرائی دیکھ کر بالکل خاموش نہیں رہ سکتا۔" (کاش! اپنے گھر میں ہونے والی برائی دیکھ کر بھی غیرت آیا کرے، دل جلا کرے اور اِصلاح کی سعادت کی کوشِش نصیب ہو)

www.farzuloom.net

نعت شریف پڑھنے، سننے والوں کے لئے رِیاکاری کی 16 مثالیں

نعت شریف پڑھنے، سننے والوں کے لئے رِیاکاری کی 16 مثالیں

(1) اجتماع وغیرہ میں اِس غَرَض سے تلاوت کرنا، نعت شریف پڑھنا کہ لوگ نوٹیں چلائیں، اسے کھانا کھلائیں، لفافہ پیش کریں، سُوٹ پیس حاضِر کریں، آواز وانداز وغیرہ کی داد دیں، تلفُّظ کی ادائیگی کے اُسلُوب اور پڑھے گئے کلام کی تعریف کریں۔

(2) نعت شریف پڑھتے ہوئے مختلف اَشعار پر حدائقِ بخشش شریف وغیرہ کے بکثرت اَشعار اس لئے ملانا کہ لوگ کہیں: واہ واہ! اِس کو توبہُت سارے اور کیسے مشکل مشکل اَشعار یاد ہیں!

(3) کتاب سے دیکھے بِغیر اِس لئے نعتیں پڑھنا کہ سننے والے کہیں واہ بھئی واہ! اِس کو بہُت سی نعتیں زَبانی یاد ہیں!

(4) نعت خوان (یا مبلّغ) کا کسی مشکِل شِعر کی اِس لئے شَرح بیان کرنا تاکہ لوگ اِسے ذہین سمجھیں اور اِس کی معلومات کی داد دیں۔

(5) نایاب کلام تلاش کرکے یا کسی کلام کی نئی طرز بنا کر (یا چُرا کر) چُھپا کر رکھ کر بڑی رات وغیرہ کسی خاص موقع پر کثیر اجتماع میں نعت خواں کا اِس لئے پڑھنا کہ سامِعین جھوم اٹھیں اور زور زور سے سبحٰن اللہ کہہ کر داد دیں، خوب نعرے لگائیں اور دوسرے نعت خوان بھی تعریف کرنے پر مجبور ہوں۔

(6) نعت خوانی، تلاوتِ قراٰن، بیان وغیرہ پر بَیک وَقت اِس لئے عُبُور حاصل کرنا کہ لوگ اس کو ”ہر فن مولا“ کہیں۔

(7) مالداروں کے یہاں رغبت کے ساتھ جانا، ان کی یا کسی بھی دینی و دُنیوی شخصیت کی موجودگی میں اس لئے نعت شریف پڑھنا کہ مالدار ”نوٹیں“ چلائے، شخصیت کی صدائے دادو تحسین سے نفس ”لذّت“ پائے۔

www.farzuloom.net

(8) بَیرونی مَمالک میں عزّت وشہرت یا نذرانوں کی خواہش پر نعت پڑھنے جانا نیز اِس سے یہ بھی مقصود ہو کہ اپنے نام کے ساتھ "بین الاقوامی شُہرت یافتہ نعت خواں" کہا اور اشتہارات میں لکھا جائے۔

(9) T.V. چینل پر اِس لئے نعت پڑھنا (یا بیان کرنا) کہ خوب شہرت ملے، لوگ راستے میں روک کر عزّت سے ملیں، اپنے یہاں محافِل میں مدعو کرکے آؤ بھگت کریں، میڈیا، یا فُلاں چینل کا مشہور و معروف نعت خواں (یا مبلغ) کہیں یا اشتہارات میں لکھیں، V.C.D جاری ہو کہ جس سے خوب نام چمکے۔

(10) نعت خواں (یا مبلّغ) کا شہرت اور واہ واہ! کیلئے c.d یا v.c.d جاری کروانا۔

(11) بیان کرتے یا سُنتے ہوئے یا دُعا کرتے یا دُعا کرواتے، یا مُناجات یا نعت شریف پڑھتے یا سنتے ہوئے اِس لئے رونے جیسی آواز نکالنا، رونی صورت بنانا، آنکھیں پَٹ پٹا کر یا زور سے مِیچ کر زبردستی آنسو چھلکانا یا بار بار آنکھیں پُونچھنا کہ لوگ اِس کی طرف مُتوجّہ ہوں اور اِسے بنِگاہِ تحسین (یعنی تعریفی نظر سے) دیکھیں۔

(12) اجتماعِ ذِکر و نعت میں اِس لئے آگے آگے بیٹھنا، نعتیں سُن کر خوب جھومنا، بُلند آواز سے واہ واہ! سبحٰن اللہ کہنا، نعرے لگانا کہ لوگ عاشقِ رسول سمجھیں۔

(13) مُناجات یا نعت شریف سُن کر چیخ وپکار اور اُچھل کود کرکے حاضِرین کی توجُّہ چاہنا، اگر رقّت طاری ہو گئی تھی اور جوش میں کھڑا ہو گیا تھا، مگر اب کیفیت سے باہَر آجانے کے باوُجود اِس لئے کھڑے کھڑے ہاتھ پیر ہِلانے کا سلسلہ جاری رکھنا کہ لوگ یہ نہ کہہ سکیں کہ ارے اتنی جلدی یہ نارمل ہو گیا! یا اِس لئے زمین پر گرنا تڑپنا کہ لوگ پکڑیں سَہلائیں، ہوش میں لانے کیلئے جتن کریں، پانی پلائیں اور یہ "ھُو ھُو" کرتا ہوا آہستہ آہستہ ہوش میں آنے کا انداز اختیار کرے اور یوں لوگوں کی نظر میں خود کو عُشّاق میں کھپا لے۔ (14) نعت وغیرہ سُن کر اِس لئے فِراقِ مدینہ میں آہیں بھرنا بار بار مدینہ مدینہ کہنا تا کہ لوگ "مدینے کا دیوانہ" سمجھیں۔

(15) اجتماعِ ذکر و نعت میں صِرف بریانی یا کھچڑا وغیرہ کھانے کے لئے شرکت کرنا۔

(16) مُناجات، نعت ومَنقبت وغیرہ لکھنے والے کا اِس کے مَقطَع میں اپنا تخلّص اِس لئے ڈالنا کہ نیک نامی ہو، داد ملے، لوگوں پر چھاپ پڑے کہ واہ بھئی واہ! یہ توبہُت اچھا شاعِر ہے۔

www.farzuloom.net

راہِ خدا میں خَرچ کرنے والوں کے لئے رِیاکاری کی 3 مثالیں

(1) دینی کاموں میں اِس لئے چندہ دینا کہ لوگ سخی کہیں۔
(2) اِس لئے غریبوں میں خیرات بانٹنا کہ وہ اِس کے گِرد حاجی صاحِب ! سیٹھ صاحِب ! کہہ کر ہجوم کریں، اِس کی مِنّت سماجت کریں، اِس کے سامنے گِڑگِڑائیں۔
(3) مریضوں، دُکھیاروں اور سیلاب زدوں وغیرہ کی خدمت کیلئے اِس لئے بھاگ دوڑ کرے کہ لوگ مصیبت زدوں کا خیر خواہ یا بہترین سماجی کارکُن کہیں۔

رِیاکاری کے مُتعلّق مُتفرّق 32 مثالیں

(1) فنِّ قِراءت اس لئے سیکھنا کہ لوگ "قاری صاحِب" کہیں۔
(2) قاری صاحِب کا اجتماعات میں حاضِرین کی مقدار کے مطابِق (اور امام صاحِب کا جَہری نَمازوں میں مقتدیوں کی قِلّت و کثرت کو مدِّ نظر رکھتے ہوئے) تجوید کے قوَاعِد کی رعایت اور آواز کے اتار چڑھاؤ میں کمی بیشی کرنے سے مقصود حاضِرین کی خوشنودی ہو۔ (کاش! اللہ عزوجل کی رضا کیلئے سِرّی نَمازوں میں بھی حسبِ ضرورت تجوید کے قواعِد کی رعایت کی عادت بنے)
(3) اپنے لئے عاجِزی کے الفاظ مثلاً فقیر، گنہگار، ناکارہ وغیرہ اس لئے بولنا یا لکھنا کہ لوگ مُنکسِرُ المزاج سمجھیں، عاجِزی کی تعریف کریں۔ (دل کی تائید کے بِغیر اپنے لئے ایسے الفاظ کی ادائیگی مُنافقت بھی ہے)
(4) لوگوں سے اِس لئے پُر تپاک طریقے سے ملنا کہ ملنسار اور بااَخلاق کہلائے۔
(5) دعا وغیرہ میں سب کے سامنے رونا آجائے تو اِس لئے آنسو پونچھتے رہنا کہ لوگوں پر یہ تأثُّر قائم ہو کہ یہ رِیا کاری سے بچنے کیلئے جلدی جلدی آنسو پُونچھ لیتا ہے۔
(6) لوگوں کے دلوں میں جگہ بنانے کیلئے اِس طرح کے جملے کہنا: مجھے گناہوں سے بڑا ڈر لگتا ہے، مجھے بُرے خاتمے کا خوف رہتا ہے، ہائے ! اندھیری قبر میں کیا ہوگا ! آہ ! قیامت میں حساب کیسے دوں گا !

www.farzuloom.net

(7) لوگوں پر اپنی دنیا سے لاتعلُّقی اور پارسائی کی چھاپ ڈالنے کیلئے کہنا: میں تو مالداروں اور شخصیّات سے ملنے سے بچتا ہوں (اگر یہ فِقرہ مالدار وغیرہ کو اپنے سے حقیر سمجھ کر کہہ رہا ہے تو تکبُّر کی آفت میں بھی پھنسا)

(8) کسی کی مصیبت کا سُن کر اس لئے منہ بنانا یا ہمدردانہ جملے کہنا کہ لوگ رَحم دل کہیں۔ (البتّہ دُکھیارے مسلمان کی دلجوئی کی نیّت سے رضائے الٰہی کیلئے اُس کے سامنے ایسا کرنا عبادت اور باعِث ثوابِ آخرت ہے)

(9) ہاتھ میں اِس لئے تسبیح رکھنا، اور نمایاں کرنا، یا لوگوں کے سامنے اِس لئے ہونٹ ہِلاہِلا کر یا انہیں آواز پہنچے اِس طرح دُرُود و اَذکار پڑھنا کہ نیک سمجھا جائے۔

(10) جلوَت میں (یعنی لوگوں کے سامنے) کھاتے پیتے، اُٹھتے بیٹھتے وغیرہ وغیرہ مَواقع پر سنّتوں کا اچھی طرح خیال رکھنا تاکہ لوگ سنّتوں پر عمل کرنے والا قرار دیں۔ (کاش! اکیلے میں بھی کھانے پینے اور دیگر افعال میں خوب سنّتیں اپنانے کا ذہن بن جائے)

(11) دعوت میں یا دوسروں کی موجودگی میں اِس لئے کم کھانا کہ دیکھنے والے اسے مُتَّبِع سنّت (یعنی سنّت کی پَیروی کرنے والا) اور قَلیلُ الغذاء (یعنی کم کھانے والا) تصوُّر کریں۔ (افسوس! یہ رِیاکار جب گھر میں یا بے تکلّف دوستوں کے درمیان ہو تو دوسروں کا حصّہ بھی چَٹ کر جائے)

(12) کسی کو اپنے نیک کام بتا کر یہ کہنا کہ "آپ کسی اور کو مت بتانا۔" تاکہ سامنے والا مُتاَثِّر ہو کہ بہت مخلص شخص ہے کہ کسی پر اپنا نیک عمل ظاہر نہیں کرنا چاہتا۔

(13) اپنے نام کے ساتھ حافِظ بولنے یا لکھنے کا اس لئے اہتمام کرنا کہ لوگ بنظرِ تحسین دیکھیں ماشاء اللہ بولیں، احتِراماً حافِظ صاحِب یا حافِظ جی کہیں، دعاؤں کی التجائیں کریں۔ (اگر رِیا کی نیّت نہ ہو تو حافظ کا اپنے منہ سے خود کو حافظ بولنا لکھنا منع نہیں)

(14) رَمضانُ المبارَک کا اعتِکاف کرنا یا سب کے سامنے اس لئے تِلاوت کرنا، یا خوب گڑگڑا کر دعائیں مانگنا کہ لوگ نیک آدمی سمجھیں۔

(15) رَمضانُ المبارَک کا اِس لئے اعتِکاف کرنا کہ مفت میں سحری اور افطاری کی ترکیب بن جائے۔

(16) موت میّت کے موقع پر بھاگ دوڑ کرنا نیز جنازے کے جلوس اور تدفین وغیرہ میں آگے آگے رہنا تاکہ لوگوں میں نمایاں ہو، اہلِ میّت مُتأثّر ہوں، ان کی نظر میں اچھا انسان بنے۔

(17) نیک کاموں میں خوب بڑھ چڑھ کر حصّہ لینا تاکہ لوگ نیکیوں کا حریص سمجھیں۔

(18) اپنے دینی کارنامے اس لئے بیان کرنا کہ سُننے والے اِسے دین کا بہت بڑا خادِم تصوُّر کریں اور اس کی عظمتوں کے مُعترِف ہوں۔ مثلاً اپنے فضائل کا قائل کرنے کیلئے یوں کہنا: مجھے تو 15 سال ہو گئے نیکی کی دعوت عام کرتے ہوئے، میں اتنے عرصے تک دعوتِ اسلامی کی فُلاں فُلاں ذِمّے داری پر فائز رہا، میں نے اِتنے عَلاقوں بلکہ مُلکوں میں جا کر مَدَنی کام کیا، میں نے سینکڑوں کو داڑھی رکھوائی، عمامے سجوائے، مَدَنی کام کرنے پر آمادہ کیا، ان کی تربیّت کی، فُلاں فُلاں ذمّے داران کو بھی میں مَدَنی ماحول میں لایا ہوں وغیرہ وغیرہ۔ (19) مُطالَعے (مُطا۔لَ۔عے) کے دَوران کوئی حکمت بھرا عمدہ مَدَنی پھول مل گیا تو دوسروں سے پوشیدہ رکھ کر بڑے اجتماع میں اِس لئے بیان کرنا تاکہ واہ واہ سبحٰن اللہ کا شور ہو، کثیر افراد پر اپنی کثرتِ معلومات کا سکّہ بیٹھے اور تعریف ہو۔

(20) اپنی فی سَبِیلِ اللہ امامت یا دینی تدریس کا اِس لئے دوسروں سے تذکرہ کرنا کہ لوگ اِس سے مُتأثّر ہوں، قدر کی نگاہ سے دیکھیں۔

(21) بڑی رات یا اجتماعات وغیرہ میں اِس لئے خوب لہجے کے ساتھ اذان دینا کہ لوگ آواز و انداز کی واہ واہ کریں۔

(22) خریداری کرتے وقت یا اُجرت پر کسی سے کوئی کام کرواتے وقت اپنے دینی منصب مثلاً دینی طالبِ علم یا حافظِ قراٰن یا امامِ مسجِد یا مؤذِّن یا مبلّغ وغیرہ ہونے کا اس لئے اظہار کرنا کہ وہ رعایت کردے یا پھر پیسے ہی نہ لے۔

(23) کتاب یا رِسالہ لکھتے وقت اِس نیّت سے عبرت انگیز روایات و خوب دلچسپ حکایات اور عمدہ عمدہ مَدَنی پھول شامل کرنا کہ پڑھنے والے داد و تحسین دینے پر مجبور ہو جائیں۔

www.farzuloom.net

(24) اپنے حج و عُمرے کی تعداد، تلاوتِ قراٰن کی یومیہ مقدار، رَجَبُ المُرجَّب و شعبانُ المعظَّم کے مکمَّل اور دیگر نفلی روزوں، نوافِل، دُرُود شریف کی کثرت وغیرہ کا اِس لئے اظہار کرنا کہ واہ واہ ہو اور لوگوں کے دلوں میں احتِرام پیدا ہو۔

(25) چھوٹی بڑی دینی کتابوں کے ناموں کے ساتھ یا بِغیر نام بتائے اپنے کثرتِ مُطالَعَہ کا اظہار کرنا تاکہ اسلامی بھائی علمِ دین کا شیدائی سمجھیں، دوسروں کو اِس کی مثال دیں۔

(26) اِس لئے حج کرنا یا اپنے حج کا اظہار کرنا کہ لوگ حاجی کہیں، ملاقات کیلئے حاضِر ہوں، گڑگڑا کر دعاؤں کی التجائیں کریں، گجرا پہنائیں، تحائف وغیرہ پیش کریں۔ (اگر اپنی عزّت کروانا یا تحفے وغیرہ حاصِل کرنا مقصود نہ ہو بلکہ تحدیثِ نعمت وغیرہ اچھی اچھی نیتیں ہوں تو حج و عمرے کا اظہار کرنے عزیزوں اور رشتے داروں کو جمع کرنے، "محفلِ مدینہ" سجانے کی مُمانَعت نہیں بلکہ کارِ ثوابِ آخرت ہے)

(27) ساداتِ کرام کا اِس لئے احترام بجالائے، دست بوسی وغیرہ کرے کہ سیّدوں کے دلوں میں عزّت پیدا ہو یا لوگ مُحبِّ اہلبیت کہیں۔

(28) مزارات کی اِس لئے بکثرت زیارتیں کرے، ہر جگہ عُرسوں میں پیش پیش رہے کہ لوگ اولیائے کرام رحمھم اللہ السلام کا عاشق کہیں۔

(29) سرکارِ غوثِ اعظم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم کا اِس لئے بار بار تذکرہ کرے یا گیارہویں شریف کی نیاز کرے یا آپ کی منقبت میں خوب جھومے کہ لوگ غوثِ پاک رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کا دیوانہ سمجھیں۔

(30) اپنے پیر کی اِس لئے خوب خدمت کرے، لوگوں کے سامنے اِن خدمات کا تذکرہ کرے، ان کے قریب نظر آئے تاکہ اسے لوگ اپنے مُرشِد کا مُقرَّب، منظورِ نظر اور خادِمِ خاص سمجھیں، عزّت کریں، ہاتھ چومیں، نُمایاں جگہ پر بٹھائیں، دعاؤں کی التجائیں کریں، تحفے نذرانے پیش کریں، پیر صاحِب کیلئے سفارشی بنائیں۔

(31) پیر و مرشِد کی بچی ہوئی چیز دوسروں کی موجودَگی میں اس لئے جھٹ پٹ کھائے کہ لوگ "تبرُّک کا حریص" تصوُّر کریں۔ (اور اگر کوئی دیکھتا نہ ہو تو تبرُّک کو ہاتھ بھی نہ لگائے یا دوسروں کی طرف سَرکا دے)

www.farzuloom.net

(32) دوسروں کی موجودگی میں اِس لئے چُپ چاپ رہنا یا اشارے سے یا لکھ کر گفتگو کرنا کہ لوگ سنجیدہ، خاموش طبیعت اور زبان کا قفلِ مدینہ لگانے والا تصوُّر کریں۔ (خواہ گھر میں اور بے تکلُّف دوستوں میں خوب قہقہے لگاتا اور شیر بَبر کی طرح دہاڑتا یعنی چیختا ہو)

ریا کی تعریف کے تحت مذکورہ مثالوں پر غور کیجئے

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! مذکورہ مثالوں کو ذِہن میں رکھتے ہوئے رِیاکاری کی تعریف پر ایک بار پھر نظر ڈال لیجئے جیسا کہ بہارِ شریعت جلد 3 صَفْحہ 629 پر ہے: ''رِیا یعنی دِکھاوے کیلئے (نیک) کام کرنا اور ''سُمعہ'' یعنی اِس لئے (نیک) کام کرنا کہ لوگ سُنیں گے اور اچھّا جانیں گے، یہ دونوں چیزیں بَہُت بُری ہیں، اِن کی وجہ سے عبادت کا ثواب نہیں ملتا بلکہ گناہ ہوتا ہے اور یہ شخص مُستحقِ عذاب ہوتا ہے۔'' رِیاکاری کی تعریف میں یہ بھی شامل ہے کہ لوگوں پر اپنی عبادت گزاری کی دھاک بِٹھانا، اپنی تعریف، واہ واہ اور عزّت چاہنا یا اُس نیک کام سے سُوٹ پیس، یا رقم کا لفافہ یا کھانا یا مٹھائی یا کسی قسم کے نذرانے کا حُصول مقصود ہونا۔ نیز پیش کردہ مثالوں میں ''حُبِّ جاہ'' یعنی ''عزّت و شُہرت کی مَحَبَّت'' بھی موجود ہے۔ کیوں کہ رِیاکاری کا ایک بَہُت بڑا سبب ''حُبِّ جاہ'' ہے۔

ریاکاری کی مثالوں کے بارے میں ایک ضروری وضاحت

یاد رہے! رِیاکاری کی یہ تمام مثالیں پڑھنے سننے والے کے اپنے آپ میں رِیاکاری تلاش کرنے کے لئے ہیں، کسی دوسرے کو رِیاکار قرار دینے کے لئے نہیں کیونکہ رِیاکاری کا تعلّق دل سے ہے اور کسی کے دل کے حالات پر ہر کوئی مُطّلع نہیں ہو سکتا۔ لہٰذا اِن مثالوں پر قِیاس کرتے ہوئے کسی مسلمان پر بدگمانی نہ کی جائے، بدگمانی حرام اور جہنّم میں لیجانے والا کام ہے اور اِسی طرح کسی کے بارے میں تَجَسُّس (یعنی گناہ کی تلاش) کرنا، اس کی پردہ دری کرنا (یعنی عیب کھولنا) اور اس میں یہ (یعنی رِیاکاری کی) علامات تلاش کرنا تاکہ اس کو بدنام کیا جائے یہ بھی حرام ہے۔

خود کو ریاکاری کے عذاب سے ڈرایئے!

www.farzuloom.net

برائے کرم! اپنی نیکیوں کو ٹٹولئے کہ کہیں اس میں رِیا تو چُھپی ہوئی نہیں! کیوں کہ رِیا چیونٹی کی چال سے بھی باریک چال کے ذَرِیعے عملِ خیر میں داخِل ہو جاتی ہے، حقیقت یہ ہے کہ ''رِیا'' میں جو ''لذّت'' ہے وہ نہ عمدہ غذاؤں میں ہے نہ ہی مال و دولت کی کثرت میں، اِس سے بچنا بَہُت بَہُت ضروری ہے کہ یہ ''لذّت'' جہنّم میں پہنچانے والی ہے لہٰذا اگر اپنے کسی نیک عمل میں رِیا کا شائبہ (یعنی شک) بھی پائیں تو توبہ کریں اور اپنے آپ کو ڈرائیں کہ فرمانِ مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہٖ وسلم ہے: ''بے شک جہنّم میں ایک وادی ہے جس سے جہنّم روزانہ چار سو مرتبہ پناہ مانگتا ہے، اللہ عزوجل نے یہ وادی اُمّتِ محمدیہ علیٰ صاحِبِہَا الصلوٰۃُ والسّلام کے اُن رِیاکاروں کے لئے تیّار کی ہے جو قراٰنِ پاک کے حافِظ، غیرُ اللہ کے لئے صَدَقہ کرنے والے، اللہ عزوجل کے گھر کے حاجی اور راہ خدا عزوجل میں نکلنے والے ہوں گے۔'' (اَلْمُعْجَمُ الْکبیر ج۱۲ص ۱۳۶حدیث ۱۲۸۰۳) اگر کوئی اسلامی بھائی یا اسلامی بہن خود میں مذکورہ مثالوں میں سے کوئی مثال پائے تو لازمًا رِیاکاری کا علاج کرے مگر یہ نہ ہو کہ اصل نیکیوں اور سعادت مندیوں ہی کو چھوڑ دے کیونکہ ناک پر مکّھی بیٹھ جائے تو مکّھی کو اُڑایا جاتا ہے ناک نہیں کاٹی جاتی۔

بچالے رِیا سے بچا یاالٰہی
تُو اِخلاص کر دے عطا یاالٰہی

اٰمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم

(تفصیلی معلومات کیلئے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 166 صَفحات پر مشتمل کتاب ''رِیاکاری'' کا مُطالَعَہ فرمایئے)

اٰمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم
صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علٰی محمَّد
تُوبُوا اِلَی اللہ   استغفراللّٰہ
صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علٰی محمَّد

www.farzuloom.net

(نیکی کی دعوت ص ٦٧تا٧٩)

---

(11):"عیب ڈھونڈنے کی ۵۹ مثالیں"

یہاں جو مثالیں دی جارہی ہیں ان میں عیبوں کی ٹٹول (یعنی عیبوں کی تلاش) کے ساتھ ساتھ ضِمناً غیبتیں، تہمتیں اور بد گمانیاں وغیرہ بھی شامل ہیں۔اکثر ایسی مثالیں ہیں جن میں نیّت کے ساتھ اَحکام مُرتّب ہوں گے مَثَلاً نوکر رکھنے، شِراکت داری (یعنی پارٹنر شپ کرنے) یا کہیں شادی کا ارادہ ہے تو حسبِ ضَرورت معلومات کرنا گناہ نہیں بلکہ اس طرح کے معاملے میں جس سے پوچھا گیا اُس پر واجِب ہے کہ دُرُست باتِ بتائے اور اگر اس قسم کے مُعاملات کی وجہ سے سُوال نہ کیا گیا ہو تو غیبتوں اور تہمتوں کے ذَرِیعے اپنے لئے جہنّم میں جانے کا سامان کرنے کے بجائے عیب پوشی سے کام لیکر جنّت کا حقدار بنے۔مگر عُمُوماً طرح طرح کے سُوالات کے ذَرِیعے عَیبوں کی ٹٹول (یعنی عُیوب کی معلومات اور کُرید) میں یہ نیّت نہیں ہوتی، بس لوگ پوچھنے کی خاطر پوچھتے رہتے ہیں اور بسااوقات خود بھی گناہوں میں پڑتے اور بارہا جواب دینے والے کو بھی گنہگار کر دیتے ہیں۔

* کسی نے مکان کرائے پر لیا تو پوچھا: مکان مالِک کیسا ہے؟ یہ سُوال فی نفسِہٖ گناہ نہ سہی مگر کئی گناہوں کا سبب بن سکتا ہے، مَثَلاً کرائے دار نے جواباً کہا: مُعامَلات کا صاف نہیں، بَہُت بداَخلاق اور کنجوس ہے، اِس طرح تین عیب کھولے وہ بھی اگر اُس میں موجود ہوں تو ہی عیب کہلائیں گے اور اب یہ بتانا تین غیبتیں ہوئیں ورنہ تہمتیں۔اور اگر صِرف اِس لئے پوچھا کہ مکان مالِک کے عیوب معلوم ہوں تو اب یہ "عیب ڈھونڈنا" ہوا جو کہ گناہ و حرام اور جہنّم میں لے جانے والا کام ہے۔

* کسی نے مکان کرائے پر دیا تو پوچھا: کرائے دار کیسا ہے؟ یہ سُوال بھی فی نفسِہٖ گناہ نہ سہی مگر کئی گناہوں کا سبب بن سکتا ہے، مَثَلاً مالک مکان نے جواباً کہا: بڑا ہی چالباز ہے، کبھی وَقت پر کرایہ نہیں دیتا، خوامخواہ کی ٹھوکا ٹھاکی کرکے میرے مکان کا حُلیہ بگاڑ کر رکھ دیا ہے۔اِس طرح تین عیب کھولے وہ بھی اگر اُس میں موجود ہوں تو ہی عیب کہلائیں گے اور اب یہ بتانا تین غیبتیں ہوئیں ورنہ تہمتیں۔

www.farzuloom.net

*آپ کا نیا نوکر برابر کام کرتا ہے یا نہیں؟ یہ بھی بِلا اجازتِ شَرعی پوچھنا عیب ڈھونڈنا ہے اوراِس سوال کے جواب میں پورا خطرہ ہے کہ جس سے پوچھا گیا وہ نوکر کے بارے میں کام چور ہے، حرام خور ہے وغیرہ کہہ کر گنہگار ہو جائے۔

*رات دیر تک جاگتے رہتے ہو، فجر بھی پڑھتے ہو یا نہیں؟

*آپ نَماز پڑھتے ہیں یا نہیں؟*آپ کے والِد صاحِب نمازی ہیں یا نہیں؟

ختم نے ابھی تک نئے کپڑے نہیں پہنے! عید کی نماز بھی پڑھی یا نہیں؟

*رَمَضان کے مہینے میں کسی سے پوچھنا: واہ بھئی! آج بڑے فریش((fresh یعنی تازہ دم) لگ رہے ہو! روزہ بھی رکھا ہے یا نہیں؟

اِس بار رَمضانُ المبارَک میں آپ نے کتنے روزے رکھے؟ کوئی تراویح چھوڑی تو نہیں؟

*تم پوری زکوٰۃ نکالتے ہو یا نہیں؟

*آپ کی بیوی شریف تو ہے نا؟*لڑتی تو نہیں؟(یِہی سوالات عورتوں میں "شوہر" کے بارے میں عیبوں کی ٹٹَول والے ہیں)

*شادی شُدہ بیٹی کی ماں سے پوچھنا: آپ کی بیٹی کی ساس اچّھی ہے یا نہیں؟*لڑاکی تو نہیں؟*روٹی دیتی ہے یا نہیں؟*بیٹی کو ستاتی تو نہیں؟*اپنے بیٹے کے کان تو نہیں بھرتی؟*وہ جو اُس کی طَلاقتری نند گھر میں بیٹھی ہے وہ مسائل تو نہیں کھڑے کرتی؟

*بیٹے کی شادی کے بعد اُس کی ماں سے پوچھنا: اب بیٹا آپ کا خیال رکھتا ہے یا نہیں؟*پہلے کی طرح تنخواہ لا کر آپ کے ہاتھ میں دیتا ہے یا اپنی جَورُو کے حوالے کر دیتا ہے؟* بہو نے کالا علم کرا کے اُسے اپنی طرف تو نہیں کر لیا؟ بہو اچّھی ہے یا نہیں؟* تعویذ گنڈے تو نہیں کرتی؟*زبان دراز تو نہیں؟*آپ کی عزّت کرتی ہے یا نہیں؟

*اُس دن فُلاں کے گھر سے تیز گفتگو کی آواز آرہی تھی کون کون لڑ رہے تھے؟

*ہاں بھئی! اُس کا شوہر بڑا ظالم ہے کہیں بچاری کی بے قُصور پٹائی تو نہیں لگاتا؟

*دولہا سے پوچھنا: سُسر صاحِب نے جہیز دینے میں بُخل سے تو کام نہیں لیا؟

اُس دن خوب بن ٹھن کر سُسرال پہنچے تھے، سُسر صاحِب نے لفٹ بھی کرائی کہ نہیں؟ صحیح طریقے پر آؤ بھگت کی یا نہیں؟

*شادی شُدہ اسلامی بھائی سے سُوال کرنا: آپ کے بچّوں کی امّی پانچ وقت کی نَمازی ہے یا نہیں؟*آپ کے بھائیوں سے پردہ کرتی ہے یا نہیں؟*بے پردہ تو نہیں گھومتی؟

آپ کا باس ((BOSS۔ سیٹھ) صحیح آدمی ہے یا نہیں؟ کنجوس تو نہیں؟* بداخلاق تو نہیں؟*ملازموں کو گالیاں تو نہیں نکالتا؟* طلبہ سے بِلاحاجت پوچھنا: آپ کے فُلاں استاذ صاحب کیسا پڑھاتے ہیں؟*اُن کا پڑھانا کچھ سمجھ میں بھی آتا ہے یا نہیں؟* کسی کا مہمان بننے والے سے پوچھنا: ہاں بھئی ! ان کی میزبانی کا لُطف آرہا ہے یا نہیں؟*انہیں مہمان نواز پایا یا نہیں؟

*دعوتِ اسلامی کے فُلاں حلقے کی مشاوَرت کا نیا نگران آپ کو کیسا لگا؟*اسلامی بھائیوں کو جھاڑتا تو نہیں؟

*نگران سے پوچھنا: فُلاں مبلّغ آپ کی اطاعت کرتا ہے یا اپنی چلاتا ہے؟

*فُلاں کو تنظیمی ذِمے داری سے ہٹادیا، کیا اس کا کردار کمزور تھا؟*فُلاں مدرّس یا ناظم کو فارِغ کر دیا، اُس نے کیا گڑبڑ کی تھی؟

* کسی مبلّغ سے پوچھنا: سچ سچ بتایئے گا کہ آپ نے آج کا بیان اپنی واہ واہ کروانے کے لئے کیا یا رضائے الٰہی کی خاطر؟

* کسی محفلِ نعت میں غیر حاضِر رہنے والے نعت خواں سے پوچھنا: فُلاں جگہ تم نعت خوانی میں اِس لئے نہیں آئے تھے نا کہ یہاں "کچھ" ملے گا نہیں؟

آپ صرف مَدَنی چینل ہی دیکھتے ہیں یا دوسرے چینلز پر گناہوں بھرے پروگرام بھی دیکھ لیتے ہیں؟ فلمیں ڈرامے تو نہیں دیکھتے؟

*فُلاں افسر نے آپ کا کام فری ((free یعنی مفت) میں ہی کیا ہے نا! پیسے ویسے تو نہیں مانگے؟

*فُلاں کی گاڑی سے ٹکرا کر آپ زخمی ہوئے، قصور اس کا تھا یا آپ کا؟

*فلاں ڈاکٹر نے صحیح طرح چیک بھی کیا یا مفت میں فیس وصول کرلی؟
*طلاق دینے والے دوست سے پوچھنا: یار! تم نے اسے کیوں طلاق دے دی؟ (اِس سوال پر عُموماً ٹھیک ٹھاک گناہوں کا دروازہ کھلتا ہے)
*(خواہ مخواہ پوچھنا) وہ دکاندار کیسا ہے؟ *ٹھگ تو نہیں؟ *لُوٹتا تو نہیں؟ (یعنی بَہُت مہنگا مال تو نہیں بیچتا؟)
*وہ دیکھنے میں تو بڑا شریف لگتا ہے، آپ کو معلوم ہوگا، کہیں پھڈّے باز تو نہیں؟
*آپ کا نیا پڑوسی کیسا ہے؟ بچ کر رہنا مجھے تو صحیح آدمی نہیں لگتا!

کسی کی خامیاں دیکھیں نہ میری آنکھیں اور
سنیں نہ کان بھی عیبوں کا تذکرہ یارب (وسائلِ بخشش ص ۹۹)

اٰمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ تعالیٰ علٰی محمَّد

(نیکی کی دعوت ۳۹۸تا۴۰۲)

---

(12): ”داڑھی منڈے کی ۳۰شامتیں“

فتاوٰی رضویہ جلد 22 میں داڑھی منڈانے اور ایک مُٹھی سے گھٹانے کی مذمَّت میں ”لَمعَۃُ الضُّحٰی فی اِعفاءِ اللُّحٰی“ نامی ایک رِسالہ ہے اور اُس رسالے کے اِختتام پر یعنی فتاوٰی رضویہ جلد 22 صَفْحَہ 675 تا 676 پر داڑھی مُنڈانے اور ایک مُٹّھی سے گھٹانے والوں کے مُتَعلِّق قراٰن وحدیث کی روشنی میں 30 سزاؤں، وَعیدوں اور مَذَمّتوں کی فہرس دَرج فرمائی ہے: (بخوفِ طوالت حوالے حَذف کردیئے ہیں، جنہیں دیکھنا ہو وہ وہیں سے دیکھ لیں) *داڑھی منڈانے والے اللہ ورسول کے نافرمان ہیں جَلَّ جَلالُہٗ وَ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم *شیطانِ لعین کے محکوم (یعنی ماتحت) ہیں *سخت احمق ہیں *اللہ (عزوجل) ان سے بیزار ہے *صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم بیزار ہیں *رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کو ایسی

صورت دیکھنے سے کَراہت آتی ہے * یہودی صورت ہیں * نصرانی وَضع ہیں فرنگیوں سے مُشابہ (یعنی مِلتے جُلتے) ہیں * مجوس (آتش پرستوں) کے پَیرو (یعنی نقشِ قدم پر) ہیں * ہندوؤں کی صورت، مشرِکین کی سیرت ہیں * مصطفٰے صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کے گُروہ سے نہیں * اُنھیں (اُن ہی) اپنے ہم صورَتوں نصاریٰ و یہود و مجُوس وہُنُود کے گُروہ سے ہیں * واجِبُ التّعزیر (یعنی لائقِ سزا) ہیں شہر بَدَر کرنے کے قابِل ہیں * مُبَدِّلِینِ فِطرت (یعنی فِطرت بدلنے والے) ہیں مغیِّرِ خَلقِ اللہ (یعنی اللہ کے بنائے ہوئے کو بگاڑنے والے) ہیں * زَنانے مُخَنَّث (یعنی ہیجڑے) ہیں * خدا کے عہد شِکَن (وعدہ خلاف) ہیں * ذلیل وخوار ہیں * گِھنَونے قابِلِ نفرت ہیں * مردودُ الشَّھادۃ (یعنی گواہی کیلئے نالائق) ہیں * پورے اسلام میں داخِل نہ ہوئے * ہَلاکت میں ہیں، مستحقِ بربادی ہیں * دین میں بے بَہرہ (محروم) آخِرت میں بے نصیب ہیں * عذابِ الٰہی کے مُنتظر * اللہ عزوجل کو سخت دشمن ومَبغُوض ہیں * صبح ہیں تو اللہ عزوجل کے غَضَب میں، شام ہیں تو اللہ کے غَضَب میں * قیامت کے دن ان کی صورَتیں بگاڑی جائیں گی * اللہ ورسول عزوجل وصلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہ وسلم کے ملعون ہیں، دُنیا وآخِرت میں ملعون (لعنت کئے گئے) ہیں، الٰہ وملائکہ وبَشَر (انسان) سب کی اُن پر لعنت ہے، فِرِشتوں نے ان کے لعنتی ہونے پر اٰمین کہی * اللہ تعالیٰ ان پر نظرِ رَحمت نہ فرمائے گا خوہ بہشت (یعنی جنّت) میں نہ جائیں گی * اللہ عزوجل انھیں جہنّم میں ڈالے گا۔ والعِیاذُ بِاللّٰہ تعالیٰ (یعنی اور (اس سے) اللہ تعالیٰ کی پناہ)

مکرِ شیطاں میں مت آؤ بھائیو! رخ پہ تم داڑھی سجاؤ بھائیو!

چھوڑو فیشن مان جاؤ بھائیو! خود کو دوزخ سے بچاؤ بھائیو!

بالیقیں دنیا بڑی ہے بیوفا اِس سے تم مت دل لگاؤ بھائیو!

(نیکی کی دعوت ۵۶۱ تا ۵۶۲)

----

www.farzuloom.net